REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۳۳　　شمارہ ۳۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۳۶ روپے

ششماہی ۱۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۵ ذیقعدہ ۱۴۰۴ ھ　　۲۳ ظہور ۱۳۶۳ ہش　　۲۳ اگست ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ ظہور (اگست) - حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں عرصہ زیرِ رپورٹ کے دوران بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاعات کے مطابق "حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور دن رات مہمات دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں۔" الحمدللہ۔ احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے پیارے دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور مقاصد عالیہ میں [illegible] آپ کا حامی و ناصر ہو۔

قادیان ۲۰ ظہور (اگست) - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا العالی اور حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے بارہ میں ربوہ سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام ہر دو خواتین مبارکہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

قادیان میں یومِ آزادی کی پُرمسرّت قومی تقریب

جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگرس (آئی) نے قومی پرچم لہرایا!

قادیان ۱۵ اگست - آج یہاں یوم آزادی کی قومی تقریب شایانِ شان طریق پر احاطہ میونسپل کمیٹی قادیان میں منائی گئی۔ جس کے لئے پنڈال اور سٹیج کو شامیانوں اور رنگا رنگ جھنڈیوں سے خوب سجایا گیا تھا۔ شہر کے مختلف طبقوں کے معززین جن میں جماعتِ احمدیہ کے افراد بھی کثیر تعداد میں شامل تھے کرسیوں پر رونق افروز تھے۔ جبکہ سٹیج پر شری ہرمیندر سنگھ صاحب باجوہ صدر میونسپل کمیٹی۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ میونسپل کمیٹی کے ممبران اور آرٹسٹ حضرات تشریف فرما تھے۔ اسی طرح مختلف سکولوں کے بچے بھی خوبصورت لباسوں میں ملبوس منظم طریق پر قطاروں میں بٹھائے گئے تھے۔

پروگرام کے مطابق ٹھیک ساڑھے نو بجے صبح مہمانِ خصوصی جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگرس (آئی) احاطہ میونسپل کمیٹی میں تشریف لائے جہاں اُن کی گُل پوشی کی گئی۔ اس کے بعد انہوں نے پولیس گارد سے سلامی لی اور قومی پرچم لہرایا۔ فوجی بینڈ نے قومی ترانے کی دھن بجائی۔ اور سکول کی بچیوں نے قومی ترانہ گایا۔

پروگرام کے دوران مختلف سکولوں کے بچوں نے جن میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بچے بھی شامل تھے، اپنے اپنے مخصوص انداز میں حُبّ الوطنی کے نغمے گائے۔ آرٹسٹوں نے بھی حاضرین کو اپنے فن سے محظوظ کیا۔

مقررین میں سے سب سے پہلے جناب منوہر لال صاحب شرما جنرل سیکرٹری ضلع کانگرس کمیٹی نے آپسی بھائی چارہ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد جماعتِ احمدیہ کے نمائندہ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے تقریر کی۔ مکرم مولانا صاحب موصوف نے واضح کیا کہ قومی جھنڈے کے تین مختلف رنگوں سے کیا مراد ہے۔ اور اس کی اہمیت کیا ہے۔ آپ نے حاضرین کو باور کرایا کہ قوم و ملک کی سلامتی کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب ایک ہو جائیں۔ ہمیں آپسی تفرقہ اور نفرت ختم کر کے آزادی کی صحیح قدر و قیمت شناخت کرنی چاہیئے۔

بعدہٗ مہمانِ خصوصی جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگرس (آئی) نے قومی اتحاد و اتفاق کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے سامعین کو تلقین کی کہ وہ ایک دوسرے سے محبت و اخوت سے رہیں۔ اور مجموعی طور پر ملک کی ترقی کے لئے سوچیں۔ اور جن جیالوں نے ملک کی آزادی کی خاطر جانیں قربان کی تھیں اُن کی یاد دلوں میں تازہ کریں۔

جناب باجوہ صاحب کی اس تقریر کے ساتھ ہی یہ قومی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

اُن کے ساتھ رہو فتنوں میں حفاظت لو
باعثِ فکر و پریشانی مُحکّام نہ ہو!!
(کلامِ محمودؓ)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳ ظہور ۱۳۶۳ ہجری شمسی

درجۂ اوّل کے شہری

گزشتہ شمارہ کے اِن ہی کالموں میں ہم اجمالی طور پر اس امر کی وضاحت کر چکے ہیں کہ حکومتِ وقت کے کسی بھی اِقدام کے خلاف عوامی سطح پر تشدد آمیز تخریبی کارروائیاں چونکہ مُلک کی پُرامن فضا کو مکدر کر کے اس کی سالمیت؛ اور بقاء کے لئے خطرے کا موجب ہو سکتی ہیں۔ اِس لئے اسلام نے اس منفی رُجحانات کی حوصلہ شکنی فرمائی ہے۔ چنانچہ جہاں اسلام وطن کی محبت کو ایمان کا جُزو قرار دیتا اور خُدا اور اس کے رسُول ؐ کے احکام کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے الفاظ میں حکومتِ وقت کی کما حقّہٗ اطاعت اور فرمانبرداری کی تلقین فرماتا ہے۔ وہاں جابجا مختلف پیرایوں میں فتنہ و فساد بپا کرنے والوں سے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار بھی فرماتا ہے۔

قرآنِ حکیم کے اِن واضح ارشادات کی موجودگی میں بے شک کسی بھی مُلک کے شہری کو بجا طور پر یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے جائز حقوق کے تحفظ کے لئے قانون اور عدلیہ کا سہارا لے۔ مگر اُسے قانون کو خود اپنے ہاتھوں میں لے کر تشدد آمیز تخریبی کارروائیوں کی اجازت کسی صورت میں نہیں دی جا سکتی۔

جماعتِ احمدیہ چونکہ ایک پُرامن مذہبی اور رُوحانی جماعت ہے اِس لئے اس کے افراد نے محض اختلافِ عقیدہ کی بناء پر ہمہ اقسام مصائب و آلام کا سامنا کرنے کے باوجود ہمیشہ قرآن حکیم کی اِن ہدایات کو اپنے سامنے رکھا ہے۔ اور کسی بھی حملہ پر تشدد کا جواب تشدد سے دینے کی کوشش نہیں کی کہ اس کے نزدیک یہ امر مُلک اور قوم دونوں کے مفاد کے منافی ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے اِس مثبت طرزِ عمل کا ہمیشہ اُلٹا مطلب لیا گیا۔ اور ہماری اس امن پسندی کو ہماری کمزوری پر محمول کرتے ہوئے مخالفین نے ہمیشہ اس کا زیادہ سے زیادہ ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج پاکستان کے محبِ وطن اور امن پسند احمدیوں کو محض اس جُرم کی پاداش میں کہ وہ قرآنِ حکیم کی ان ہدایات پر کاربند رہتے ہوئے ملک و قوم کے مفاد کے خلاف کسی بھی قسم کی تخریبی کارروائی میں ملوث نہیں ہوتے اُنہیں مملکتِ خداداد پاکستان میں دُوسرے درجہ کا شہری قرار دیا جا رہا ہے۔ اور مُلک و قوم کے ساتھ اُن کی وفاداری کا انعام اُنہیں اس طرح سے دیا گیا ہے کہ نہ صرف اُن کے تئیں ہر قسم کی ناانصافی، ظلم اور زیادتی کو جائز قرار دیدیا گیا ہے بلکہ وہ اپنے عقیدہ کے اظہار، اس کی تبلیغ، دینی فرائض کی کما حقّہٗ بجا آوری، سرکاری ملازمتوں میں نمائندگی اور حقِ رائے دہندگی وغیرہ تمام بنیادی انسانی حقوق سے بھی کُلیتاً محرُوم کر دیئے گئے ہیں —— !!

اس کے بالمقابل مُلک کی اُن تمام سیاسی اور سماجی تنظیموں پر آج بھی کوئی قدغن نہیں لگائی گئی جو نہ صرف خود حکومتِ وقت کے خلاف تشدد آمیز تخریبی کارروائیوں میں ملوث ہیں بلکہ عوام الناس کو بھی کھلے عام اس کی ترغیب دے رہی ہیں۔ اور چونکہ آج کے مہذب دور میں اِس نوع کی کارروائیوں کو کسی فرد یا تنظیم کی قوت اور طاقت پر محمول کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ حکومت بھی اُن سے خوف کھاتی ہیں۔ اس لئے ملکی اور قومی مفاد کے منافی ہر قسم کی تخریبی کارروائیوں میں ملوث ان تنظیموں کے تمام تر اراکین کا شمار پاکستان کے درجہ اوّل کے شہریوں میں ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی نوع کی گندم نُما جَو فروش سیاسی تنظیم "اسلامی جمعیتہ طلبہ پاکستان" (کراچی شاخ) کی جانب سے حال ہی میں شائع کردہ ایک اشتہار بعنوان "یہی ستادستہ ڈکیر یرا سستم نہیں ہوگا"

اس وقت ہمارے سامنے ہے جسے ہم محض قارئین کے تقابلی جائزہ کے لئے ذیل میں درج کر رہے ہیں :——

"سات سال قبل سنگینوں اور ٹینکوں کے بل پر قوم کی گردن پر مسلط ہونے والا ٹولہ آج بھی پورے گھمنڈ اور غرور کے ساتھ اسلام، انسانیت، شرافت، جمہوریت اور آزادی کو اپنے بُوٹوں تلے روندرہا ہے —— اس نے آٹھ کروڑ عوام کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ یہ مکاروں، منافقوں، کذابوں اور لٹیروں کا ٹولہ ہے جو دُشمن کے سامنے بیٹھ اور قوم کے نہتے بچوں کے آگے سنگینیں دکھاتا ہے۔ قوم کے خون اور پسینے کی کمائی پر پلنے والے قوم کے جگر گوشوں پر تشدّد کرواتے ہیں۔ اور پھر تردید بھی کرتے ہیں۔

آمر اور غاصب جنرل ضیاء جو مومن کے رُوپ میں منافق اور کذّاب ہے، اُس نے سات سال میں کونسا وعدہ پُورا کیا —— ؟ اُس کی زبان سے بیسیوں بار جھوٹ ادا ہوا۔ اس نے اپنے مخالفوں کو انسانی حقوق، آزادی اور شرافت کے مقام سے گرانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا۔ ۹۰ دن کے وعدے پر آنے والا، اب جانے کا نام نہیں لیتا۔

اب اس کی زبان سے ظلم کے۔ نئے نفرت بھرے جذبات نکلتے ہیں لہجے سے رعونت بلکہ فرعونیت ٹپکتی ہے۔ یہ بھول گیا ہے کہ ظلم اور غرور کا انجام بد اس دنیا میں بھی لازماً بُرا ہی نکلتا ہے۔ یہ قوم کے بچوں کو ننگا کر کے تھانوں اور سڑکوں پر پٹواتا ہے پھر کہتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے —— ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں پر مشتمل کمیشن طلبہ پر ہونے والے تشدد کی تحقیقات کرے تو ہم اس کے سامنے سارے حقائق جو عوام کے سامنے بھی پوری طرح نہیں آسکے ہیں پیش کریں گے —— اور یہ ثابت کریں گے کہ جنرل ضیاء نہ صرف ظالم و جابر ہے بلکہ جھوٹا اور کذّاب بھی ہے۔

طلبہ کی تحریک کو تین ماہ ہو گئے ہیں۔ اور طلبہ اپنی آزادی، مجبور انسانوں کی آزادی، غیرتمند قوم کی آزادی اور عوام کے چھینے ہوئے حقوق کی واپسی کے لئے اپنی جنگ جاری رکھیں گے۔ اب ہر گھر، ہر درسگاہ، ہر گلی کوچہ، ہر مسجد و بازار ظلم کے خلاف نفرت کا نشان بن جائیں گے۔ حق اور عدل و انصاف کے حصول کے لئے مظلوم طلبہ، نوجوان و بوڑھے کسان، مزدور، وکلاء، صحافی، اساتذہ اور عوام ایک آواز ہوں گے۔

ظالمو! سُن لو۔ مظلوموں کی پکار عرشِ الٰہی کو ہلا سکتی ہے۔ ظلم و تشدد کا نشانہ بننے والے طلبہ کی چیخیں، آہیں اور ان کا ناقابلِ شکست عزم تمہاری اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔ جب اسلام کے متوالوں کا —— حق کے دیوانوں کا سیلاب اُمڈے گا تو کوئی فرعون، شداد، نمرود اس کے آگے ٹھیر نہ پائے گا۔

پابندی نامنظور، آمریت مردہ باد، مارشل لاء مردہ باد
اسلامی انقلاب زندہ باد"

اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان - کراچی کا یہ اشتہار اس حقیقت کا مُنہ بولتا ثبوت ہے کہ آج پاکستان میں فوجی حکومت ہونے کے باوجود مُلّائیت دن بدن زور پکڑتی جا رہی ہے جس سے عوام ہی خائف نہیں بلکہ خواص بھی نالاں ہیں۔ اسی لئے تو گزشتہ دنوں اسلام آباد میں منعقدہ مجلسِ شُوریٰ کے اجلاس میں سے اُس کے ایک رُکن چودھری الطاف حسین کو یہ کہتے ہوئے واک آؤٹ کرنا پڑا کہ :-

"مُلّائیت کی رعونت کو چھٹی دیدی گئی ہے۔ جسے ہم ناقابلِ برداشت سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم اپنے آپ کو اس تماشے میں مزید شامل کرنے کو تیار نہیں ہیں"

(نوائے وقت ۲۷ جولائی ۱۹۸۴ء)

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ —— !!

—— خورشید احمد انور

ایک غیر از جماعت دوست کا مکتوب

مکرم سید عبد الباقی صاحب جوڈیشیل مجسٹریٹ I کلاس پٹنہ کے نام موصوف کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم ذبیاد الحسن صاحب جوڈیشیل مجسٹریٹ درجہ اوّل سدھپورہ (بہار) اپنے مکتوب محررہ ۲۱؍۴؍۸۴ میں رقمطراز ہیں :-

محترم و مغفرتم جناب باقی صاحب !

السّلام علیکم

.... پیغام باقاعدہ مل رہا ہے۔ پاکستانی حکومت نے جماعتِ احمدیہ کے سلسلہ میں صرف اپنے ذہنی دیوالیہ پن کا ثبوت دیا ہے جس کی تائید کم از کم کوئی بھی ذی ہوش انسان نہیں کر سکتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس کی مخالفت پاکستان میں بھی ذی عقل غیر احمدی کر رہے ہیں۔ خدا پاکستان کے علماء اور حکمرانوں کو عقل عطا فرمائے کہ وہ اس غیر انسانی آرڈیننس کو منسوخ کر دیں ...... فقط

مخلص :- (دستخط) ذبیح

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ وفاء (جولائی) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں :—

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (ھود : ۳۳)

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ (الشعراء : ۱۱۶)

لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۝ (الاعراف : ۸۹)

اور پھر فرمایا :—

ہمارا غیر احمدی علماء کے ساتھ جو اختلاف ہے اس کی تفاصیل پر غور کر کے دیکھیں تو ایک عجیب بات سامنے آتی ہے کہ بنیادوں پر اتفاق ہوتے ہوئے بھی اور سو فیصدی اتفاق ہوتے ہوئے بھی بنیادی اختلافات موجود ہیں۔ یہ

حیرت انگیز تضاد

ہے جو بظاہر سمجھ نہیں آسکتا۔ لیکن جب میں اس کی تفصیل بیان کروں گا تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ بالکل یہی صورت ہے۔ یعنی بنیادوں پر سو فیصدی اتفاق ہے۔ اس کے باوجود آپس میں بنیادی اختلافات ان ہی امور پر موجود ہیں جن میں بنیادی اتفاق ہے۔ مثلاً غیر از جماعت علماء بڑے اعلان کرتے ہیں کہ مرتد کی سزا قتل ہے اور قرآن سے ثابت ہے۔ اور تبلیغ کی اجازت نہیں دی جا سکتی یعنی باطل کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ حق کو تبلیغ کرے۔ اس میں ہمارا ان کا کوئی بھی بنیادی اختلاف نہیں۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ قرآن سے یہ ثابت ہے۔ سو فیصدی قطعی طور پر یہ ثابت ہے۔ تو جب سے

مذہب کی تاریخ

معلوم ہے ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہے کہ مرتد کی سزا قتل قرار دی گئی۔ اور تبلیغ کی اجازت نہیں دی گئی۔ ان کی طرف سے جو اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے اور دوسرے کو باطل پر سمجھتے تھے۔ تو جماعت احمدیہ اس حقیقت کا کیسے انکار کر سکتی ہے جو قرآن سے ثابت ہو۔ اور مذہب کی تاریخ سو فیصدی اتفاق کے ساتھ اس کے حق میں گواہی دیتی ہو۔

جن آیات کریمہ کی میں نے تلاوت کی ہے متفرق سورتوں میں سے۔ ان میں اسی مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً

حضرت نوحؑ

کو مخاطب کر کے ان کی قوم نے کہا قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا کہ اے نوح! تو نے بہت تبلیغ کر لی ہے بہت جھگڑا کیا ہے۔ بہت کر دی ہے تو نے تبلیغ۔ لیکن اب مزید اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اب تو یہی ہوگا کہ جس چیز کا تو دعویٰ کرتا ہے کہ تمہیں بطور سزا ملے گی۔ اب اپنے رب کو پکارو اور سزا کی دعائیں کرو۔ اس سے زیادہ تم مزید تمہیں تبلیغ کی اجازت نہیں دے سکتے۔ تو جب قرآن کریم بتا رہا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے انہوں نے ان لوگوں کو جن کو وہ باطل پر سمجھتے تھے تبلیغ کی اجازت نہیں دی تو ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کریم میں یہ موجود نہیں۔ یہ تو بنیادی حقیقت ہے۔ پھر یہ کہنا کہ

مرتد کی سزا قتل

نہیں ہے یہ بھی تو بالکل غلط بات ہے۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے ان بعض لوگوں کے نزدیک۔ اور مذہب کی تاریخ اس کو ثابت کرتی ہے۔ چنانچہ اگلی آیت میں جو میں نے تلاوت کی تھی اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ حضرت نوحؑ کو مخاطب کر کے ان کی قوم نے کہا کہ اب تو تیرا علاج سوائے اس کے کوئی نہیں ہے کہ تجھے سنگسار کر دیا جائے۔ کیونکہ تبلیغ سے تو باز نہیں آرہا اور مرتد کرتا چلا جا رہا ہے۔ باطل کو نہیں مانا۔ اس لئے اب ہمیں مقابل پر عمل کرنا پڑے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حق کھلی چھٹی دے دے فتنے کو۔ اور باطل مکمل چھٹی سے اور جو چاہے کرتا چلا جائے حق کے ساتھ۔ یہ تو اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے چونکہ ہم تمہیں باطل پر سمجھتے ہیں اور چونکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم تمہیں زبردستی روکیں۔ تم نے فتنہ پھیلاتے ہیں کوئی کسر چھوڑی تو نہیں ہے۔ باز نہیں آرہے۔ سمجھایا تمہیں کئی دفعہ کئی طریق سے۔ کہا کہ اور کافی ہو گئی۔ لیکن اگر نہیں رہے اس سے تو پھر یہی علاج ہے کہ تمہیں سنگسار کر دیا جائے۔

حضرت شعیبؑ کی قوم

نے بھی ان سے یہی سلوک کیا۔ چنانچہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کہا لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ کہ اے شعیب! تمہارا ہم نے یہ علاج سوچا ہے کہ تمہیں سنگسار تو نہیں کریں گے لیکن تمہیں اپنے گھروں سے بے وطن کر دیں گے۔ تمہارے تمام شہری حقوق چھین لیں گے۔ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا یا تمہیں واپس ہماری ملت میں لوٹ کر آنا ہوگا۔ ہم نے ارتداد کی ایک یہ بھی سزا سوچی ہے۔ وہ کہنے رہ گئے اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ۔ کہ اگر دل نہیں مانے گا تو کیسے تمہاری ملت میں لوٹ آئیں گے۔ ......

یہی مضمون قرآن کریم آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اور متفرق سورتوں میں قصص انبیاء کے طور پر جو واقعات بیان فرماتا ہے اس میں یہی مضمون مختلف رنگ میں، مختلف شکلوں میں مختلف مواقع کے اوپر قرآن کریم کھولتا چلا جا رہا ہے۔ فرماتا ہے اس کے بعد

ابراہیمؑ کی باری

آئی اور ابراہیمؑ سے بھی یہی کہا خود اس کے چچا آذر نے، جسے ایک باپ کا بھی مقام حاصل تھا اس لئے بطور باپ کے اس کا بیان کیا گیا ہے۔ اس نے یہی کہا کہ تو باز آجا ورنہ تجھے سنگسار کر دیا جائے گا۔ اور پھر یہ بھی کہا ان کی قوم نے کہ تمہارا تو اب اس کے سوا علاج نہیں کہ جلتی ہوئی آگ میں جھونک دیا جائے کیونکہ ارتداد کو کوئی قوم دنیا میں برداشت نہیں کر سکتی۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ ملت میں فتنہ برپا کیا جا رہا ہو اور بنیادی یہی اختلاف ہو اور پھر جس قوم کو اکثریت حاصل ہے، طاقت حاصل ہے، وہ آنکھیں بند کر کے اجازت دیدے کہ جو چاہے جتنا چاہے فتنہ پھیلاتا چلا جائے۔ کوئی حد ہونی چاہیئے۔ تمہارا علاج اس کے سوا کوئی نہیں کہ تمہیں زندہ آگ میں جلا دیا جائے۔

"تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہے"
(اقتباس از خطبہ ۔۔۔)
پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررز ۲۳ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

پھر قرآن کریم حضرت شعیبؑ کے علاوہ خدا تعالیٰ کا بھی ذکر فرماتا ہے ۔ ہودؑ کا بھی ذکر فرماتا ہے ۔ حضرت لوطؑ کا بھی ذکر فرماتا ہے ۔ اور ہر طرح پھیر پھیر کر تصریف آیات کے ذریعہ اس بات کو ثابت کرتا چلا جاتا ہے کہ مذہب کی معروف تاریخ سے لے کر حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک ہمیشہ انسان نے یہ حق اپنے لئے اختیار کیا ، اسے اپنایا ۔ اور اس پر عمل کیا ۔ چنانچہ

حضرت لوطؑ

کو مخاطب کر کے اُن کی قوم نے جو کہا ، اس کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ (اعراف : ۸۳)

بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں یہ لوگ ، لوطؑ اور لوطؑ کو ماننے والے ، اِن کا تو ایک ہی علاج ہے کہ اگر یہ اتنے پاکباز بنتے ہیں تو اپنے شہروں سے اِن کو نکال دو ۔ اور بے وطن کر دو ۔

تو کوئی ایک بھی نبی ایسا نہیں ہے جس کے زمانے میں یہ دونوں واقعات دُہرائے نہ گئے ہوں بہت سی آیات میں خدا تعالیٰ کھول کر بیان فرماتا ہے کہ یہ دعویٰ کیا گیا کہ تم باطل پر ہو ، ہم حق پر ہیں ۔ ہمارے آباء و اجداد کا مذہب چلا آرہا ہے ۔ تم نے بدامنی پھیلا دی ہے ۔ تم نے رخنہ و فساد برپا کر دیا ہے ۔ تم ایک دوسرے کو ایک دوسرے سے الگ کر رہے ہو ۔ ہر قسم کے بظاہر ظاہری عذر تراشے گئے لیکن بنیادی دعویٰ یہی تھا کہ وہ انسان

جسے اکثریت حاصل ہو

اُسے یہ لازمی حق ہے کہ اقلیت کو اگر وہ جھوٹ پر سمجھیں تو اُسے تبلیغ کی اجازت نہ دیں ۔ اور اختلاف مذہب کے نتیجہ میں نہ صرف جبر کا حق ہے بلکہ اگر کوئی ہماری قوم میں سے نکل کر دوسرے عقیدے میں داخل ہو جائے تو اُسے قتل کرنے کا بھی حق ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی

بعینہٖ یہی ہوا ۔ اور قرآن کریم کھول کر اِس مضمون کو بیان فرما رہا ہے ، اور تاریخ اسلام اس پر خوب تفصیل سے روشنی ڈال رہی ہے کہ یہی دو باتیں آپؐ کے وقت میں بھی بیان کی گئیں کہ تم ہماری ملت سے پھرے ہوئے ہو ۔ اس لئے تمہارا علاج موت ہے ۔ اور ہر قسم کی سزائیں دینا ہمارا حق ہے ۔ کیونکہ ہم اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں ، تمہیں باطل پر سمجھتے ہیں ۔ اور تبلیغ کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ کسی قیمت پر یہ نہیں ہوگا کہ باطل جو چلا ہے فساد پھیلاتا پھرے ، فتنے کھڑا کرے اور حق چپ کر کے سُنتا رہے ۔ اور تبلیغ کی اجازت دیدے ۔ یہ کیسے ممکن ہے ؟

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپؐ کے ساتھی

شدید تکلیفوں اور مصائب کے باوجود

جب تبلیغ سے رُکے نہیں تو یہ مشہور واقعہ ، یہ عام طور پر مسلمان بچوں کو بھی علم ہے یہ پیش آیا کہ ابو طالب کے پاس اُن کی قوم گئی ۔ اور بڑا واویلا کیا ۔ اور کہا کہ دیکھو تمہاری پناہ حاصل ہے تمہارے بھتیجے کو ۔ لیکن چونکہ اب فتنہ و فساد کی حد ہو گئی ہے اور ہمارے معبودوں کو وہ گالیاں دیتا ہے ۔ انہیں جھوٹا قرار دیتا ہے ۔ جن کی ہم عزت کرتے ہیں اُن کو بے عزت کرتا ہے اور ہماری قوم میں افتراق پیدا کر رہا ہے ۔ اِس لئے اب مزید اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ صرف اِس حالت میں وہ یہاں رہ سکتا ہے کہ خاموش رہے اور تبلیغ نہ کرے ۔ چنانچہ حضرت ابو طالب ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ اور کہا ، میرے بھتیجے ! میرے بیٹے !! اِس طرح قوم مجھ سے کہہ رہی ہے اور صرف یہی نہیں کہہ رہی بلکہ اِس پیشکش کے ساتھ کچھ مراعات بھی تجھے دینا چاہتی ہے اور پیغام یہ ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ

عرب کا بادشاہ

بن جاؤ ۔ تبلیغ کا مقصد یہی ہوگا کہ ساری قوم تمہارے پیچھے لگ جائے ، تمہیں اکثریت حاصل ہو جائے اور حکومت کے بھوکے ہو تمہیں عظمت عطا ہو جائے تو تبلیغ چھوڑ دو ۔ حکومت ، ہم تمہیں دیتے ہیں یہ کونسی بات ہے ؟ حکومت سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ۔ حکومت ہم دینے کے لئے تیار ہیں ۔ وہ قوم موجودہ زمانے کی قوموں سے اِس لحاظ سے ضرور مختلف تھی ۔ آج لوگ کہتے ہیں حکومت نہیں دینی چاہیے جو مرضی کر لو ۔ لیکن اُس قوم میں اتنی عقل تھی کہ اُصولوں کی حفاظت کرتے تھے ۔ وہ کہتے تھے ہمیں اُصولی اختلاف ہے حکومت کی لالچ نہیں ۔ اس لئے حکومت بے شک لے لو ۔ لیکن اُصول نہیں ہم توڑنے دیں گے ۔ ....

.... چنانچہ ابو طالب نے یہ پیغام جاری رکھا اور فرمایا کہ دیکھو وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر تمہیں

دُنیا کی حسین ترین عورت

چاہیئے ۔ کیونکہ انسانی زندگی کی جو دوڑ ہے جو جدّ و جُہد ہے اس میں حکومت بھی ہے ، اور عورت کی تمنا بھی ہوتی ہے ۔ اور بے انتہا فساد جو سوسائیٹیوں میں پھیلا ہُوا ہے اس میں یہی چاہت پیچھے سے کام کر رہی ہے ۔ چنانچہ کیسا اچھا نفسیاتی تجزیہ کیا انہوں نے ۔ انہوں نے کہا کہ تم اُنگلی رکھو عرب کی حسین ترین دوشیزہ ہم تمہاری خدمت میں حاضر کر دیں گے ۔ لیکن تبلیغ سے باز آجاؤ ۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ

تیسری چیز

جس نے ساری دُنیا میں فساد برپا کر رکھا ہے وہ دولت ہے ۔ تو ہو سکتا ہے اِن کی خواہش یہ ہو کہ عربوں میں تبلیغ کر کے جب حکومت بنا لوں گا تو سارے عرب کی دولت سمیٹ لوں گا ۔ دوکانداری بنانے کو ۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اگر دولت کی بحث ہے تو پھر فساد چھوڑ دو ۔ دولت ہم دینے کے لئے حاضر ہیں ۔ سارے عرب کی دولت تمہارے قدموں پر نچھاور کر دیں گے ۔ لیکن تم خاموش ہو جاؤ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم خاموشی سے .... اس بات کو سُنتے رہے اور پھر فرمایا کہ اے میرے چچا ! معلوم ہوتا ہے آپ مجھے پناہ دیتے دیتے تھک گئے ہیں ۔ اور چاہتے ہیں کہ اپنی پناہ کو اُٹھا لیں ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجھے آپ کی پناہ کی ضرورت نہیں ۔ مجھے تو میرے خدا کی پناہ کی ضرورت ہے ۔ اور اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ آپ اپنی پناہ ہٹاتے ہیں ۔ اور کوئی شکوہ نہیں آپ اپنی پناہ کو دُور کر لیجئے ۔ مگر جہاں تک اُن کے پیغام کا تعلق ہے ، خدا کی قسم اگر یہ سُورج کو میرے دائیں ہاتھ پر بھی لا کر رکھ دیں اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر بھی لا کر رکھ دیں تب بھی

مَیں تبلیغِ اسلام سے باز نہیں آؤں گا

یہ جواب تھا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ۔ تو اِس دَور تک جو سیّد الانبیاءؐ کا دَور ہے اُس وقت تک تو یہ دستور نہیں بدلا تھا ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ تمہیں بھی اتفاق ہے ۔ یہ تاریخ متفق علیہ ہے ، قرآن کی بیان کردہ ہے ۔ اور سُنّت نے اس کی حفاظت فرمائی ہے ۔ اختلاف صرف اتنا ہے کہ اب یہ بتاؤ کہ یہ دستور ٹوٹا کس وقت ہے ؟ کب یہ فیصلے ہوئے تھے ؟ کس کتاب میں اس کا ذکر ملتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اچانک اِس سارے مضمون کو اُلٹا دیا ہو جو اُن لوگوں پر لعنتیں ڈالتا آیا ہو ۔ اور ساری تاریخ میں اِن لوگوں کا ذکر کر کے اُن پر لعنتیں ڈالی ہیں کہ

کیسے ظالم لوگ تھے

کہ اِس وجہ سے کہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے اور کسی کو باطل پر سمجھتے تھے انسانی بُنیادی حقوق پر تبر رکھ دیا ۔ اور باہمی تبادلۂ خیالات کی رَو کو روک دیا جس کے بغیر نہ انسانی نسل ترقی کر سکتی ہے نہ معاشرہ ترقی کر سکتا ہے نہ صداقت پنپ سکتی ہے ۔ پس سزائیں تجویز کیں ، اختلافِ عقیدہ کے نتیجہ میں تبادلۂ خیالات پر ۔ اور وہاں دخل دیا جہاں انسان دخل دے نہیں سکتا ۔ یعنی دِل کے اُوپر حملہ کیا اور کہا کہ اس دل کو بدلو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے ۔ کیونکہ ایمان اور یقین کا تعلق تو دل سے ہے ۔ یعنی جسے عام دُنیا کے عرفِ عام میں دماغ بھی کہا جاتا ہے لیکن قرآنی محاورے میں اسے دِل کہتے ہیں ۔ تو کہتے ہیں دِل تبدیل کرو ورنہ ہم تمہیں قتل کریں گے ۔ یہ جنگ چلی آ رہی ہے جب سے مذہب کی تاریخ ہمیں معلوم ہے جس کی قرآن نے حفاظت کی اور اسے بار بار دُہرایا اور ہر مرتبہ قرآن کریم نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ لوگ ہلاک ہو گئے ۔ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۔ اُن کے اُوپر آسمان نے پھر آنسو نہیں بہائے ۔ اِس طرح

اُن کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا

کہ اُن کے نشان مٹ گئے ۔ اِن دو جرائم کے نتیجے میں ، کہ وہ تبلیغ سے روکتے تھے اور قتلِ مُرتد کا عقیدہ رکھتے تھے ۔ اور کہتے یہ تھے بات کو سچا کر اور بڑا کر کہا ہے

آباء و اجداد کا مذہب ہے۔ ہم حق پر ہیں، تم باطل پر ہو۔ ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں، کھلم کھلا مفتری سمجھتے ہیں۔ اِس لئے ہمیں یہ حق ہے۔

اختلاف ہمارا اور غیر احمدیوں کا صرف اِتنا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ یہاں تک تو درست ہے۔ تو پھر یہ بتاؤ کہ یہ دستور بدلا کب ہے؟ کہ حق نے یہ ساری باتیں اختیار کر لی ہیں جس پر لعنتیں ڈالی رہی تھی۔ اور باطل کے ذمہ یہ ساری خوشنودیاں لگا دی ہیں۔ بالعکس دستور لگا دیئے ہیں جس کی قرآن کریم تائید کرتا چلا آرہا ہے کہ بڑے صبر اور حوصلے سے انہوں نے ان باتوں کو برداشت کیا۔ وہی بات ہے کہ ؎

پر ترے عہد سے آگے تو یہ دستور نہ تھا

پس پرانی قومیں قیامت کے دن خدا کو مخاطب کر کے کیا یہ نہیں کہیں گی کہ اے خدا! تیرے کلام میں جو سب سے اعلیٰ کتاب بیان کی گئی، سب سے کامل کتاب جسے کہا گیا اس نے ہر تاریخ میں ہمارا ذکر کیا اور ان دو عقیدوں کی بناء پر ہم پر لعنتیں ڈالیں۔ اور پھر کیا واقعہ ہو گیا کہ نعوذ باللہ من ذٰلک سید ولد آدمؐ کے مذہب کو تو نے پھر ویسا ہی بنا دیا جس پر تو لعنتیں ڈالتا چلا آرہا ہے۔ اس سے بڑا ظالمانہ الزام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پاک مذہب پر نہیں لگایا جا سکتا۔ اس لئے دِلآزاری ہماری ہوتی ہے نہ کہ اُن کی۔

تبلیغ سے دِلآزاری

کی کوئی سند قرآن کریم میں موجود نہیں۔ لیکن یہ ظالمانہ فعل کہ سید ولد آدمؐ جس کا مذہب سب سے زیادہ پاک، سب سے زیادہ حسین، جو رحمۃ للعٰلمینؐ ہے اور اسؐ کا مذہب بھی تمام رحمت ہی رحمت ہے۔ اُس پر یہ الزام کہ اُس نے ازخود سارے زمانے کے دستور کو بدل کر مکروہ چیزیں نعوذ باللہ اپنے پلے میں رکھ لیں اور جو حسین چیز تھی وہ دشمنوں کے ہاتھ میں پکڑا دی۔ انتہائی ظالمانہ تصور، ناممکن ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت ہو اور پھر بھی وہ اختیار کرتا ہو۔

جہالت کی بھی تو کوئی حد ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ بھی نہیں سوچتے کہ قرآن کریم اِن معنوں میں بھی کامل کتاب ہے کہ جو وہ تعلیم دیتا ہے اُس کے برعکس عمل ممکن ہی نہیں۔ یعنی اختیار کی اجازت نہیں رہتی انسان کے لئے۔ قرآن شریف اس کو کہتے ہیں کہ ایسی تعلیم جس کا انکار کرنے کی تو تمہیں اجازت ہو گی لیکن جب تم اس پر عمل کرنے لگو گے تو بے بس پاؤ گے اپنے آپ کو۔ بے اختیار ہو جاؤ گے۔ کوئی چارہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ دیکھئے

قتلِ مرتد کے عقیدے کے نتیجے میں

کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ بالکل برعکس نتیجہ اُن مقاصد کے برعکس پیدا ہوتا ہے جن مقاصد کے نام پر قتلِ مرتد کا عقیدہ جاری کیا گیا۔ یعنی اس لئے کہا گیا قتلِ مرتد جائز ہے کہ حق کی حفاظت کی جائے اور جھوٹ کو اور باطل کو اپنی سوسائیٹی سے باہر نکال کے پھینک دیا جائے۔ یہ دعویٰ ہے۔ اگر یہ دعویٰ سچا ہے تو قتلِ مرتد کے عقیدے پر عمل کر کے دیکھیں کہ نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ ظاہر بات ہے بالکل معمولی سی عقل بھی رکھتا ہو انسان تو اُسے یہ بات سمجھ آجائے گی کہ جس سوسائیٹی میں قتلِ مرتد کا عقیدہ رائج کر دیا جائے وہاں جو لوگ صادق القول ہیں اور جو اپنے ظاہر و باطن میں ایک ہیں، اُن میں کوئی نفاق نہیں۔ اور جو سچائی کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ایسے لوگ جو انسانیت کا خلاصہ ہیں وہ سارے قتل کر دیئے جائیں گے۔ کیونکہ ایک بھی اُن میں سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ وہ کہے گا کہ سچ کو مان کر میں سچ کا انکار کیسے کر سکتا ہوں۔ کیونکہ میرا دِل کہتا ہے کہ یہ بات درست ہے۔ اس لئے کوئی بے شک اسے باطل سمجھے، میں جب تک درست سمجھتا رہوں گا اُس وقت تک میرے لئے ممکن نہیں ہے کہ میں اسے جھوٹ کہہ دوں۔ یہی جواب تھا حضرت شعیبؑ کا

اَوَلَوْ کُنَّا کٰرِھِیْنَ

کہ احمقو! دعویٰ وہ کر بیٹھے جس پر عمل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمارے دِل ہی نہیں مان رہے کیسے اداروں سے دِل منوا لو گے۔ پس تمام وہ لوگ جو سچے ہیں اپنے قول اور عمل میں، اور ان کے کردار میں کوئی تضاد نہیں۔ وہ اصول کے پکے ہیں۔ اور اصولوں پر قائم رہنا جانتے ہیں۔ ایسی سوسائیٹی میں اُن کا قتلِ عام ہو جائے گا۔ کوئی ایک بھی نہیں بچے گا۔ اور وہ جو جھوٹے ہیں، بدکردار ہیں، جو منافق بننا پسند کرتے ہیں اپنے لئے۔ اور اصولوں کی کوئی قیمت نہیں سمجھتے وہ سارے کے سارے قتلِ مرتد کے نتیجے میں اس سوسائیٹی میں لوٹ جائیں گے

جس کی طرف اُنہیں بلایا جا رہا ہے۔

اعلان یہ ہو رہا تھا کہ حق کی حفاظت کی خاطر باطل کو مٹانے کے لئے ہم نے یہ فعل کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حق کو مٹا دیا اور باطل کو سینے سے لگا لیا۔ اور منافقت کی تبلیغ کی۔ قرآن کریم میں

انبیاء کے آنے کی غرض

یہ بیان فرمائی لِیَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ (الانفال: ۳۷) کہ اللہ تعالیٰ خبیث چیز کو طیب سے الگ کر دے۔ اور اس عقیدے نے یعنی قتلِ مرتد کے عقیدے نے نتیجہ کیا پیدا کیا؟ کہ خبیث کو الگ نہیں ہونے دیتا۔ اگر کوئی گند نکل کر بخت کہیں تو واپس لے آؤ۔ اور اچھی طرح طیب میں ملا جلا دو تا کہ پتہ نہ چلے کہ دانا صاف کون سا ہے اور گندا کون سا ہے۔ نہیں سوچا کہ ایک قطرہ پیشاب کا بکری کا اگر دودھ میں مل جائے یا ایک مینگنی مل جائے تو سارا دودھ گندا ہو جاتا ہے۔ جتنی محنت کی تھی انبیاءؑ نے، جتنی قربانیاں دی تھیں اور سب سے بڑھ کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہجرت فرمائی اور قربانیاں دیں۔ اس ساری محنت کو اس ایک عقیدے کے ذریعے ضائع کر دیا۔ بلکہ بالکل برعکس نتیجہ پیدا کر دیا۔ وہ کمائی محنت کی جس کے نتیجے میں خبیث الگ ہو رہے تھے اور پاکیزہ الگ ہو رہے تھے اور اس کے لئے ایک باقاعدہ دستور العمل جاری کیا گیا تھا اور

وہ دستور العمل یہ تھا

کہ پاکیزہ کے لئے ضروری قرار دے دیا کہ سختی کی چھاننی میں سے گزرے۔ تکلیفوں اور مصیبتوں میں سے نکل کر دکھاؤ تب ہم مانیں گے کہ تم پاکیزہ ہو۔ اور جو خبیث تھے ان کے لئے یہ دستور العمل مقرر فرمایا کہ تم پر کوئی حرج نہیں۔ تم زندگی کے عیش کرو۔ اور جو چاہے لذتیں حاصل کرو۔ اور تمہیں کوئی قربانی پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر فساد برپا کرنا ہو تو پیسے لے کر کسی سے لپٹ پڑو۔ کھلی چھٹی ہے۔ لیکن جن کو ہم طیب بنانا چاہتے ہیں اُن کے لئے یہ دستور ہے کہ وہ قربانیاں بھی دیں اور پھر پیسے بھی اپنے خدا کی راہ میں خرچ کریں۔ غریب ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو لٹائیں خدا کی راہ میں۔ یہ دستور تھا۔ جو ہمیشہ سے چلا آرہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے تک جاری رہا۔ اور اب پھر جاری ہے اُن کو نظر میں جن کی نظر ختم نہیں ہوئی۔ اُن کو تو نظر آرہا ہے۔ تو اس ساری محنت کو جو تاریخ کی گہرائیوں میں پیوستہ چلی آرہی ہے اس کو آناً فاناً باطل کر کے بالکل برعکس نتیجہ پیدا کر دیا کہ نہیں، باطل کو حق سے الگ نہیں ہونے دیا جائے گا۔ مار کر، جوتیاں مار کر، تکلیفیں دے کر، قتل کر کے، زندہ جلا کر، گھروں سے نکال کر، سب ہتھیار استعمال کر کے واپس لایا جائے گا اپنی ملت میں۔ اور کہا جائے گا کہ تم پیچھے سیٹ کرتے ہو یہیں آجاؤ۔ اور جو سچے ہیں ان کو قتل و غارت کر کے ختم کر دیا جائے گا۔

یہ ہے وہ دستور جس کے اوپر بڑے بڑے وقت کے علماء آج بڑی تقریریں کر رہے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اُن کو دیکھ کر۔ اُن کی تقریریں دیکھ کر۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ کس کی طرف منسوب ہو رہا ہے۔

جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے

اس میں چونکہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف بات ہے اس لئے نہیں چل سکتی۔ میں نے ایک دفعہ بڑی تفصیل سے غور کر کے دیکھا تو حیران رہ گیا کہ قرآنی تعلیم کا یہ اعجاز ہے کہ دنیا کی ہر دوسری تعلیم ہے۔ تو اس تعلیم کو چھوڑ کر اگر تم عمل کرنے کی کوشش کرو گے تو ناکام ہو جاؤ گے۔ عمل کر ہی نہیں سکتے۔ اور عمل کرو گے اگر زبردستی تو نتیجہ اُلٹ نکلے گا۔ اس کو کہتے ہیں حق کا کھلم کھلا بینات کے طور پر واضح ہو جانا۔ یہ کسوٹی ہے۔ آپ استعمال کر کے دیکھ لیں۔ اسلامی تعلیم کو چھوڑ کر برعکس اختیار کریں۔ نتیجہ اُلٹ جائے گا ساتھ ہی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ تعلیم اپنی تمام تفاصیل میں سچی ہے۔

تبلیغ کے متعلق دیکھئے تو بالکل یہی صورتحال نظر آئے گی۔ کہتے ہیں باطل کو اجازت نہیں دی جا سکتی کہ حق کو تبلیغ کرے۔ کیا اس کے نتیجے میں اس کا برعکس بھی درست ہے کہ حق کو اجازت نہیں دی جا سکتی کہ باطل کو تبلیغ کرے۔ کہتے ہیں، بالکل درست نہیں۔ حق کو حق کا حق ہے کہ باطل کو تبلیغ کرے۔ یہاں تک تو بات ٹھیک ہو گئی۔ آگے چلئے۔ تبلیغ کیسے کرے؟ باطل کو .... اس سے بات ان جائے اور اگر نہیں مانو گے تو ڈنڈے ماریں گے۔ اور اگر نہیں مانو گے تو نہ مانو۔ لیکن آگے جواب دینے کا حق تمہیں کوئی نہیں۔ تمہیں سمجھ آئے یا نہ آئے تم خاموشی سے سنتے رہو۔ یہ

تبلیغ کا دستور کیا رہا ہے یا کیا ہوا ہے؟ جبکہ ساری قرآنی تاریخ اس دستور کو جھٹلا رہی ہے۔ بجائے اس کے خدا کی تعلیم ... تو نبی ... قرآنی تاریخ تو یہ بتاتی ہے کہ انبیاء دلائل پیش کرتے تھے اور ... مقابلے میں ... لے آتے تھے۔ اور وہ کہتے تھے کہ بس کرو اب ورنہ آیا ڈنڈا۔ اور انبیاء کہتے رہتے تھے، تبلیغ کرتے رہے، ھَاتُوا بُرْھَانَکُمْ۔ ھَاتُوا بُرْھَانَکُمْ ایک ... قرآن کریم میں یہ آیات موجود ہیں اہل تبلیغ کی، بار بار انبیاء کہتے رہتے کہ دلیل لاؤ ... دلیل سے بات کرو۔ وہ کہتے تھے، دلیل ولیل ہم نہیں جانتے۔ کافی ہو گئی ہے۔ اب ہم ڈنڈا اٹھائیں گے۔ تو یہ تبلیغ تھی انبیاء کی نعوذ باللہ من ذالک کہ کہتے تھے کہ مانو ورنہ ہم اٹھاتے ہیں ڈنڈا۔ اور یہ چل نہیں سکتی۔

یہ تو ویسی ہی تبلیغ ہے

جیسے ملکہ وکٹوریا کا بُت تھا جو کسی زمانے میں لاہور میں چیرنگ کراس پر نصب ہوتا تھا۔ ملکہ وکٹوریا کا بُت یا کسی اور بادشاہ کا تھا جس کے ایک ہاتھ میں تلوار تھی اور ایک ہاتھ میں قلم تھا۔ اور انسکرپشن (INSCRIPTION) یہ بتاتی تھی کہ باتوں کو مان جاؤ ورنہ تلوار گرے گی۔ اور زبردستی تمہیں ٹھیک کرے گی۔ یہ برٹش حکومت کا خلاصہ تھا جو اس بُت کی شکل میں بیان کیا گیا کہ زبان سے مانو، ورنہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ پھر لاتیں ہی آئیں گی پیچھے۔ تو یہ وہ انگریزی قوم کی تبلیغ تھی جو نعوذ باللہ من ذالک، قرآن کریم نے اختیار کر لی ہے۔ یا جیسے سنت انبیاء فرمایا نعوذ باللہ من ذالک۔ بالکل نہیں۔ وہ تبلیغ جو تم کہتے ہو چل ہی نہیں سکتی۔ پس اگر یہ کہو گے کہ ہماری باتیں سنو اور جواب ... دل ... کوئی بھی خیال آئے اس کو نہیں بتانے کا حق نہیں۔ تو پھر تبلیغ کا راستہ عملاً بند کر دیا۔ یعنی حق سے تبلیغ کا راستہ بند کر دیا۔ کیونکہ جب تک شکوک بیان نہ کئے جائیں اس وقت تک کسی انسان پر تبلیغ کارگر نہیں ہو سکتی۔ تو کہنا یہ چاہتے تھے کہ باطل کی تبلیغ کا راستہ تو بند کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حق کی تبلیغ کا رستہ بند کر دیا اپنے ہاتھوں سے۔ بالکل برعکس نتیجہ ہے۔ اور اگر اجازت دے دیں ان کو بولنے کی تو پھر ہاتھ کیا آیا۔ وہ سب جواب دیں گے تو یہی تو ان کی دلیل ہے۔ جب وہ کہیں گے کہ میاں! ہمیں یہ سمجھ نہیں آئی ہم کو تو قرآن کریم یوں لگتا ہے کہ یہ کہہ رہا ہے تو کیا یہ تبلیغ نہیں ہوگی؟ تو کس طرح بند کریں گے؟ ناممکن ہے۔ سوائے اس کے کہ خودکشی کی جائے اور تبلیغ کا بالکل برعکس نتیجہ پیدا کر دیا جائے، اس وقت تک یہ قانون جاری نہیں ہو سکتا کسی ملک میں۔

کتنا عظیم الشان کلام ہے!؟

خدا کا۔ کیسا حسین اور کامل ہے کہ برعکس اختیار کرنے کی اجازت ہی نہیں دیتا۔ زور لگا کر دیکھ لو تم ناکام اور نامراد رہ جاؤ گے۔ اور قرآنی تعلیم کے برعکس تعلیم کو جاری نہیں کر سکتے۔ جاری کرو گے تو برعکس نتیجے بھی ساتھ حاصل کرو گے۔ اپنے مقصد کے نتائج حاصل نہیں کر سکتے۔ لیکن جب قوموں کی عقلیں ماری جاتی ہیں تو پھر یہی ہوا کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ بھی نہیں سوچا جا رہا کہ اس کے دوسرے لوازمات کیا ہیں۔ اور اس کے بعد میں پیدا ہونے والے اثرات دنیا پر کیا ہوں گے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ

سارے عالم میں اسلام کی تبلیغ بند کرنے کی اس سے بہتر ترکیب کسی ظالم کو نہیں سوجھ سکتی کیونکہ اگر ایک ملک میں کسی کو انسان اپنی اکثریت کی بناء پر یہ حق منوا لے کہ چونکہ ہم اکثریت میں ہیں اور ہم حق پر ہیں) یہ یقین رکھتے ہیں اپنے آپ کو کہ ہم حق پر ہیں۔ حق پر ہونے کا انسانی نسبت کے لحاظ سے اس سے زیادہ قطعی کیا ہی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ABSOLUTE اور غیر مشروط فیصلہ سوائے خدا کے کوئی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ ضرور ہے کہ بہت سے انسان بعض باتوں پر پیدا ہوتے ہیں۔ ورثے میں علم حاصل کرتے ہیں۔ اور موت تک ایک کامل یقین اس بات کا رکھتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں۔ اور ہمارے مخالفین باطل پر ہیں۔ اور ایک لمحہ کے لئے کبھی ان کو اس بات پہ شک نہیں پڑتا۔ تو اگر دنیا کے کسی ملک میں کوئی اکثریت یہ فیصلہ کرے کہ چونکہ عقلاً باطل کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ حق کے برخلاف ... پھیلائے اور پھیلا کر اور کئی طریقے اختیار کر کے ہمارے آدمی توڑنے شروع کر دے اور اقلیت کو اکثریت میں بدلنے لگ جائے۔ یہ فتنہ اتنا بڑا فتنہ کسی نظریاتی مملکت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ

نظریاتی مملکت کا محاورہ

بھی اشتراکیت سے ایسا سیکھا ہے بعض لوگوں نے کہ عقلیں گنگ ہو گئی ہیں۔ سوچتے ہی نہیں کہ یہ کیا محاورہ ہم نے اختیار کر لیا ہے۔ اور چونکہ یہ رائج ہو چکا ہے اس لئے بغیر سوچے سمجھے تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کو تسلیم کر رہے ہیں کہ کسی نظریاتی مملکت میں اس نظریہ کے خلاف بات تسلیم نہیں کی جا سکتی۔ یعنی اس کو اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کل تک تو اشتراکیوں کو ظالم قرار دیتے تھے۔ کہتے تھے حد ہو گئی۔ اندھیر نگری ہے کہ نظریات کے اوپر پہرے بٹھا دیئے ہیں۔ اور آج یہ اتنا منجھا ہوا محاورہ بن گیا ہے کہ بڑے بڑے بظاہر تعلیم یافتہ لوگ بھی اسے باقاعدہ دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ نظریاتی مملکت میں اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ اس کے پس منظر میں بعض بڑی طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ مذاہب سے کھیل رہی ہیں۔ اس لئے یہ اُن کی اپنی جنس کے بنائے ہوئے محاورے ہیں۔ اس سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے

بہرحال اس اصول کو اگر تسلیم کر لیا جائے تو یہ تسلیم کئے بغیر یہ اصول تسلیم ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان کو حق ہے کہ جس بات کو حق سمجھے اور یقین کرے، اگر اس کا زور چلے تو اس کے برعکس بات سننے سے بھی انکار کر دے۔ اور سنوانے کی اجازت بھی نہ دے کسی کو۔ سنوانے کی اجازت بھی نہ دے اور کسی کو سننے کی بھی اجازت نہ دے۔ یہ

بنیادی حق

جب تک انسان کا تسلیم نہ ہو کسی مذہب کو اس کے اختیار کرنے کی اجازت دی ہی نہیں جا سکتی۔ تو جب آپ تسلیم کر لیں گے کہ جہاں پر تبلیغ اسلام اس طرح بند ہو گی ملک میں کہ اگلے کے بے چارے کو بولنے کی اجازت نہیں، وہ بولے گا تو مار کھائے گا، نہ بولے گا تو ایمان گنوائے گا۔ اس بے چارے کے لئے تو "نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" کوئی صورت ہی نہیں رہتی۔ سوائے اس کے کہ دل ہی دل میں مذہب سے متنفر ہونا شروع ہو جائے۔ اور یہ سارا قصہ ہی بکواس ہے، یہ ظلم اور خدا کے نام پر۔ ہم بیٹھے مان سکتے ہیں۔ تو یہاں پہ ناکام ہو گئے۔ اور غیر ممالک کا جہاں تک تعلق ہے وہ اس حق کو استعمال کریں گے۔

چنانچہ ہندوستان ہے، جہاں ہندو اکثریت ہے اور یہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بالکل باطل سمجھتے ہیں۔ اور ان کی کتاب کی تعلیم ہماری کتاب کی تعلیم سے مختلف ہے۔ وہ بگڑی ہوئی تعلیم دیں گے جو ورثے میں پائی ہے، اس کی رو سے تو ہر شیر کو انتہائی ظالمانہ تکلیفیں دے کر ختم کرنا عین ثواب ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس کو اپنایا گیا ہے وہاں پہ۔ اور اختیار کیا جا رہا ہے۔ لیکن میں قرآن کا مقابلہ کر رہا ہوں۔ اگرچہ آج کل بعض مسلمان کہلانے والوں نے بھی یہ ہندو تعلیم اپنائی ہے۔ لیکن قرآن میں اس کا ذکر نہیں۔ اس لئے جب میں کہتا ہوں کہ قرآن کے مقابل پہ ان کی یہ ظالمانہ تعلیم ہے تو بالکل درست کہہ رہا ہوں۔ بہرحال ان کو حق ہے۔ اور اگر یہ اس حق کو استعمال کریں تو چند لاکھ، چند نفوس کو تباہ و برباد کرنے کے نتیجے میں

چودہ کروڑ مسلمانوں کے لئے ہلاکت کے سامان

کر لیں گے۔ اور جائز حق دیں گے بظاہر ایک قوم کو ——!!

بعینہٖ یہی سوال جو ۱۹۵۳ء کی ایک تحقیقاتی عدالت تھی اس میں جسٹس منیر نے مولانا مودودی صاحب سے کیا۔ اور بڑے ذہین آدمی تھے، بڑی باریک بین نظر تھی ان کی۔ انہوں نے مولانا مودودی صاحب سے سوال کیا کہ مولانا! آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ حق حاصل ہے ہمیں کہ چونکہ ہم حق پر ہیں اس لئے باطل کو نہیں پنپنے دیں گے۔ اور باطل کے خلاف ڈنڈا استعمال کریں گے۔ اور یہ عقلی حق بنیادی انسان کو حاصل ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کے ہمسائے میں ہندوستان ہے۔ کیا ہندوؤں کو بھی آپ یہ حق دیں گے یا ان کو انسانیت ہی سے خارج کر دیں گے؟ تو مولانا مودودی نے فرمایا کہ ہاں ہندو کو بھی ہم حق دیں گے۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ اگر ہندو کو حق دیں گے تو وہ

ارشادِ نبوی ﷺ

"لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ"

(مسند احمد بن حنبلؒ)

ترجمہ:- اللہ کے شکر کا ایک تقاضا یہ ہے کہ اس کے بندوں کا بھی شکر کیا جائے۔

محتاجِ دعا۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

آپ کو اچھوت بنائے گا اپنے مذہب کے مطابق۔ اور یہ یہ مظالم کرے گا۔ اور اگر گزرتے ہوئے کبھی برقسمتی سے آپ کے کان میں وید کی آواز پڑ جائے تو سیسہ پگھلا کر اُس کان میں ڈالا جائے گا۔ اگر سایہ پڑ جائے کسی ہندو کے کھانے کی جگہ پر تو عذاب دے کر مروایا جائے گا۔ اور یہ تفاصیل ہیں۔ یہ ہندو مذہب ہے جو اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں تو کیا آپ کے نزدیک یہ ٹھیک ہے؟ انہوں نے کہا بالکل درست ہے۔ ہمیں کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں پہ اس دن کیا ظلم ہوتے ہیں۔ ہم تو قائم رہیں گے اس بات پہ۔ یہاں پہنچ جاتا ہے انسان جب حق کو چھوڑتا ہے۔ پس

قرآن کریم کی تعلیم

اپنے حق کو زور سے منواتی ہے۔ یعنی زورِ دلیل سے۔ عقل کی قوت سے۔ اور بے اختیار کر کے رکھ دیتی ہے مقابل پر باطل کو۔ اُس کی پیش ہی نہیں جانے دیتی۔ جب ایک غلط قدم اُٹھالیں گے تو متقابل پر غلط قدم اُٹھتے اُٹھتے بالکل برعکس نتائج پیدا ہوں گے۔ مسلمان قوم کی حفاظت کی بجائے مسلمان قوم کی ہلاکت کے سامان پیدا کرلیں گے۔ اگر آپ قرآن کی تعلیم سے پیچھے ہٹ گئے اور ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ بند۔ کیونکہ ڈسپلیکل بیسس پر کام چلتا ہے آج کل پہلے بھی ہوا کرتا تھا۔ اب بھی چلتا ہے۔ آئندہ بھی یہی ہوگا۔ جب ایک قوم میں کسی دوسرے نظریہ کے حقوق کو تلف کیا جائے تو دوسری قوم اُن ہی حقوق کو خود استعمال کرتی ہے۔ پھر دوسرے کے مقابل پر۔ تو اس سے زیادہ ظالمانہ سکیم۔ ایسی خوفناک سازش جس دماغ میں آئی ہے یا جن دماغوں میں اس نے پرورش پائی ہے ان کا تو بعد میں اگر یہ اجازت دیں تو معلوم کرنا چاہیئے کہ کس نوع کے یہ دماغ تھے۔ ہر بات میں اُلٹ۔ خودکشی کا اس سے زیادہ خوفناک طریقہ سوچا نہیں جا سکتا۔ اور پھر قرآن کریم کی طرف منسوب کیا جارہا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب کیا جارہا ہے۔

ترجمہ یہاں تک دستور پہنچ جائے تو پھر واقعۃً وہی بات رہتی ہے کہ اب تم چھوڑ دو اس بات کو۔ اب خدا سے وہ مانگو جس کا تم ہمیں وعدہ دیا کرتے تھے۔ اس بات میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پُرانی قومیں عقل کے لحاظ سے بہتر تھیں، ان باتوں میں۔ بعض نتیجے بالکل درست نکالتے تھے۔ وہ کہتے تھے جب ہم نے حد ہی کردی ہے اب ظلم کی تم پر تو اب اس کے سوا رستہ ہی کوئی نہیں رہا کہ تم جس خدا کی طرف منسوب ہوتے ہو، جس کے برتے پر ناچ رہے ہو، اور ایسی بڑی بڑی باتیں کرتے ہو، پھر اُس کو بُلاؤ۔ اب تو ہمارا فیصلہ یہی چلے گا۔ اور قرآن اُن کے اِس دعوے کو تسلیم کرتا ہے۔ اور یہی اعلان کرتا ہے بار بار کہ ہاں پھر یہی ہوگا۔ اب تمہارا اور ہمارا معاملہ ختم ہے۔ اب ہمارے خدا کا اور تمہارا معاملہ ہے۔ وہ تم سے وہی سلوک کرے گا جو اس سے پہلے اس کردار کے لوگوں سے سلوک ہوتا چلا آیا ہے۔ اس لئے

دُعائیں بہت کریں، کثرت سے کریں۔

ابھی یہ مضمون آگے بڑھ رہا ہے۔ رُکا نہیں گیا۔ جو دلوں میں بُغض ہیں وہ اچھی طرح پُوری طرح کُھل کر نہ باہر آئے ہیں نہ اُن کی پیاس بُجھی ہے۔ کیونکہ جہنّم کی یہ تعریف قرآن کریم نے بتائی ہے کہ اس کی پیاس نہیں بُجھا کرتی۔ اور یہ ایسی ایک لازمی حقیقت ہے، ایسی غیر مُبدّل حقیقت ہے کہ ہمیشہ کے لئے یہ دستور جاری ہے کوئی اس کو بدل نہیں سکتا کہ محبت کی پیاس تو بُجھ جایا کرتی ہے وصل سے۔ لیکن نفرت کی پیاس انتقام کے باوجود نہیں بُجھا کرتی۔ بھڑک جاتی ہے اور بھی۔ کہتے ہیں اور بھی کچھ ہو۔ هَلِ امْتَلَأْتِ جب پُوچھا جاتا ہے تو کہتی ہے هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ، کہ اللہ میاں! ابھی کہاں، ابھی کچھ اور ڈال، میری آگ میں ذرا اور بھی بھڑکن پیدا ہو تو زیادہ لُطف آجائے۔ تو سلسلہ ختم نہیں ہُوا۔ خدا کی تقدیر کے سوا کوئی طاقت نہیں ہے جو اِس سلسلے کو ختم کرسکے۔ اس لئے بار بار گریہ وزاری کے ساتھ خدا کی طرف جُھکیں اور جُھکتے چلے جائیں۔ اور

بے صبری نہ دِکھائیں

کیونکہ بے صبری دُعاؤں کو کاٹ دیا کرتی ہے۔ اور بے صبری ہمیشہ کُفر پر منتج ہوجایا کرتی ہے اور پھر ایسے بڑے بول انسان بولنے لگ جاتا ہے کہ ہم تو لُٹ گئے سجدے میں۔ ہم تو اِنتظار رہے، کہاں پر ہے خدا، وہ تو کہیں نہیں آیا ہماری مدد کے لئے۔ بے صبری تو وہیں پر پہنچا دے گی جہاں پر شیلے کو جو ایک انگریز تھا اُس کو بے صبری نے پہنچایا تھا۔ چند غاروں میں جا کر آوازیں دیں کہ خدا ہے، ہے کہ نہیں ہے؟ اور گونج پیدا ہوتی رہی۔ اور اس کے سوا اس کو کچھ حاصل نہ ہُوا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اعلان کردیا، میں تو سب غاروں میں پھر آیا ہوں۔ آوازیں دے آیا ہوں، خدا کہیں نہیں۔

تو مومن کے لئے

بے صبری ایک زہرِ قاتل کا حکم رکھتی ہے!!

اِسی لئے قرآن کریم نے بے انتہا صبر پر زور دیا ہے۔ صبر کے ساتھ دُعائیں کرتے چلے جائیں اور یہ فیصلہ کرلیں کہ اگر ہمیں ہزار سال کی بھی زندگی ملے اور نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ نے ہزار سال سے لمبی آزمائش ہمارے لئے مقدر کردی ہو، تو ہم اپنے ربّ کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ اور کوئی کلمہ اس کے مقابل پہ نہیں آئیں گے۔ ہم بندگی کا حق ادا کرتے رہیں گے۔ اور یہ عرض کرتے رہیں کہ اے مالک! تو اپنی مالکیت کے حق جس طرح چاہے ادا کرے ہمارا کچھ بھی نہیں۔ یہ رُوح آپ پیدا کریں۔ پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح کائنات کو آپ کی خاطر تبدیل کردے گا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ :-

دو جنازے غائب ہیں۔ یہ نماز کے بعد پڑھے جائیں گے۔ یعنی نمازِ عصر کے بعد۔ آج چونکہ خدام کا اجتماع ہے اس لئے آج انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد دوست کھڑے ہوجائیں، دوبارہ صف بندی کرلیں تاکہ یہ نماز جنازہ پڑھے جائیں گے غائب۔ ایک محمد ادریس ہیں۔ یہ پُرانے صدر انجمن احمدیہ کے ایک ڈرائیور تھے محمد اسماعیل صاحب، بڑے مخلص، تبلیغ کا شوق رکھنے والے۔ ان کا بائیس ۲۲ سالہ جوان بیٹا ان ہنگاموں کے دوران پہاڑی پر ڈیوٹی دے رہا تھا تو وہاں کہیں پاؤں رپٹ گیا اُس کا اور پہاڑی سے گر کے ...... زخمی ہوکر جاں بحق ہوگئے۔ یہ بھی شہادت کا ایک رنگ ہے۔ اور یقیناً شہادت کا رنگ ہے۔

دوسرے ہمارے کراچی کے بہت پُرانے خادمِ سلسلہ عبدالرحیم صاحب مدہوش وہ بھی ایک حادثے میں وفات پاگئے۔ خدمتِ دین میں اُن کو ایک نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے پُرانے کراچی کے خادموں میں سے صفِ اوّل میں تھے۔ اس لئے ان دونوں کی نمازِ جنازہ عصر کے بعد ہوگی۔ اور عصر کے بعد یہ جو ہمارے خدام یا انصار باہر سے تشریف لائے ہوئے ہیں اُن میں سے جو غیر ملکی یعنی پاکستان کے نقطۂ نگاہ سے غیر ملکی اور جن ملکوں سے آئے ہیں وہاں کے ملکی ہیں وہ مجھے مل لیں فوراً بعد۔ باقی تو پھر اُن سے دوبارہ ملاقات ہوگی۔ لیکن ایک دفعہ ان سے مصافحہ ہو جائے۔ یعنی جرمنی سے آنے والے جرمن، اگر ڈینمارک سے کوئی ڈین آیا ہُوا ہے تو وہ بھی۔ اگر سویڈن سے کوئی سویڈ آیا ہُوا ہے تو یہ میری مراد ہے۔ یہ بھی نماز کے فوراً بعد یہاں مل لیں مجھے۔ جب رستہ بنایا جائے تو یہاں کھڑا کردیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ یورپ کے پہلے اجتماع منعقدہ لندن

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

اہم تاریخی خطاب

لنڈن میں منعقدہ مجالسِ خدام الاحمدیہ یورپ کے پہلے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ وفا ۱۳۶۳ہش مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۸۴ء کو جو اہم اور تاریخی خطاب فرمایا اس کا متن کیسٹ کی مدد سے قلمبند کر کے ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ذیل میں ہدیہ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

خطاب شروع کرنے سے پہلے حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جملہ حاضر خدام سے مجلس خدام الاحمدیہ کا عہد دہروایا۔ اور پھر تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سب سے پہلے اجتماع میں شریک یورپین ممالک کے مقامی خدام سے انگریزی میں مختصراً یہ خطاب فرمایا :-

Prior to proceed any further let me first inform you I have decided to address this gathering in Urdu instead of English, because most of our guests from Germany do not understand English properly. The very nice experience of Majlis-e-Irfan

during the last two nights I have come to realize that majority among them does not understand English, and because they are the largest-contigent and they are the guest of English-British Khuddamul Ahmadiyya. So I think it would be in the fitness of thing, if I address you in Urdu keeping their requirement in mind.

ازاں بعد حضور نے اجتماع میں شریک تمام خدام کو مخاطب کرکے فرمایا:—

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

الحمد للہ کہ بہت ہی کامیاب اجتماع منعقد ہوا ہے اور یہ جو ہال کرائے پر لیا گیا ہے اس کے متعلق پہلے خیال تھا کہ کچھ حصہ خالی رہ جائے گا، ضرورت سے زیادہ ہال لے لیا گیا ہے۔ لیکن عملاً یہ محسوس ہو رہا ہے کہ ضرورت تو اس سے بھی بڑے ہال کی تھی کیونکہ کافی STUFFY ہو گیا ہے۔ بہت خدا کے فضل سے حاضری ہے۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یوروپین مشنز کی جو تحریک تھی وہ بہت بروقت تھی۔ اور سلسلے کی ضرورت تھی انشاء اللہ بڑی تیزی کے ساتھ پھیلنے والی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک کسی بھی جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے تو اس کے متعلق آپ کو پوری طرح مطمئن ہونا چاہیئے کہ ضرور ہی کوئی الٰہی منشاء ہے ایسی ہی جو مستقبل کی خوش آیند باتوں کا پتہ دے رہی ہیں۔ اور یہ تحریک جو بے معمولی سی آواز بظاہر اٹھتی نظر آتی ہے۔ ایک عظیم الشان عمارت میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔

تحریک جدید کو دیکھیں

کس دور میں اس کی تحریک کی گئی؟ جبکہ مجلس احرار اپنی طرف سے جماعت احمدیہ کو ختم کر بیٹھی تھی۔ اور یہ دعوے کئے جا رہے تھے کہ ہندوستان میں بھی اس جماعت کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا اور ہندوستان تو بہت وسیع علاقہ تھا یہ دعوے کئے جا رہے تھے کہ پنجاب جو احمدیت کا گڑھ ہے یہاں سے اس کا صفایا کر دیا جائے گا۔ پھر آگے بڑھ کر قادیان میں پہنچ کر احرار رہنماؤں نے یہ اعلان کیا کہ یہ بستی قادیان جہاں سے یہ آواز اٹھی تھی یہاں بھی اس آواز کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ دن آنے والے ہیں کہ جب قادیان ڈھونڈے سے بھی کوئی احمدی نظر نہیں آئے گا۔ اور لوگ پوچھا کریں گے کہ یہ کیا قصہ تھا قادیان کے متعلق ہم کیا سنتے ہیں؟ یہاں کیا ہوا تھا واقعہ؟ اس پس منظر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اعلان کیا اور اس وقت کے لحاظ سے ساڑھے ستر ہزار روپے کے وعدے موصول ہوئے۔ اور یہ

بہت ہی عظیم الشان اور حیرت انگیز کامیابی

دکھائی دیتی تھی۔ لیکن جو وعدے کرنے والے تھے ان کے دل میں یہ تھا کہ یہ زندگی بھر کے وعدے ہیں۔ اُن کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ ہم جو وعدہ لکھوا بیٹھیں گے وہ زندگی بھر دینا پڑے گا۔ چنانچہ ساری زندگی کی قربانیوں کا نچوڑ سمجھتے ہوئے اُن بیچاروں نے بڑی بڑی رقمیں لکھوائیں۔ اور بعض [illegible] ظاہر ہے کہ۔ مثلاً ہمارے غریب بزرگوں نے جن کی تین تین روپے کی تنخواہیں تھیں [illegible] لکھوا دیں۔ بہت سے لوگ [illegible] پچاس روپے۔ [illegible] بہت بڑی تنخواہ تھی اُس زمانے میں۔ تو جب یہ تحریک چلی تو پتہ چلا کہ یہ تو مستقل تحریک ہے۔ اور تحریک کرتے وقت خود حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں بھی نہیں تھا کہ میں کیا تحریک کر رہا ہوں۔ اور کتنے لمبے عرصہ کے لئے ہے؟ پھر آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے کھولنا شروع کیا اس تحریک کو۔ اور آپ کے ذہن پر اس کے سارے نقوش روشن ہونے لگے۔ اور بہت ہی عظیم الشان تحریک بن کر سامنے آئی۔ [illegible] جنہوں نے وعدے کئے تھے کہ ہم ہمیشہ کے لئے وعدے دیتے رہتے ہیں اور ایک ہی دفعہ دینا ہے، بعد میں یہ کیفیت ہوئی کہ انہوں نے

مثالیں کرکے دکھا دیں

کہ ہمارا ہمیشہ یہی وعدہ ہوگا۔ اس پر اضافہ کرتے چلے جائیں گے۔ اور اس کو قبول کیا جائے۔ اور یہ نہ سمجھا جائے کہ ہماری غربت ہے اس لئے ہمارے لئے تکلیف دہ ہوگا۔ اور بڑے بڑے عجیب نمونے سامنے آئے قربانیوں کے۔ غریب کی قربانی کے بھی۔ امیر کی قربانی کے بھی، متوسط درجہ والوں کی قربانی کے بھی۔ قادیان کی جماعت نے بھی حیرت انگیز قربانی کی مثالیں قائم کیں اور قادیان سے باہر کی جماعتوں نے بھی۔ عورتوں نے بھی اور مردوں نے بھی۔

بڑی ہی حسین داستان ہے

یہ احمدیت کی تاریخ کی۔ اور آج جو ہم سب یہاں جمع ہیں بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ ساری دنیا میں جو یوروپین مشنز قائم ہیں، یہ سب اسی تحریک جدید کا ثمرہ ہیں۔ اگرچہ لنڈن مشن تو پہلے قائم ہو چکا تھا۔ لیکن بحیثیت نظام کے یہ نظام ابھرا تحریک جدید کے ذریعے جس نے ساری دنیا کو اپنے سائے میں لے لیا ہے اور ایک بہت ہی عظیم الشان تحریک بن کر سامنے آئی ہے۔ اس دفعہ بھی احرار ہی کا دور ہے عملاً۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ معلوم ہوتا ہے جس طرح SWAN SONG ہوتا ہے موت سے پہلے بطخ کا گانا۔ یہ انگریزی کا محاورہ ہے۔ اور یہ جب مرنے کے قریب آتی ہے تو بلند آواز میں بڑے بلیغے گانے گاتی ہے۔ اور اس کے بعد جان دے دیتی ہے۔ تو مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ یہ

احرار کا SWAN SONG

ہے۔ بظاہر وہ احمدیت کی موت کے ترانے الاپ رہے ہیں۔ لیکن میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ اپنی موت کے گانے گا رہے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی آواز نہیں جو ان کے مونہوں سے نکل رہی ہے (پُرجوش اسلامی نعروں کی گونج) احمدیت کی صف لپیٹنے والا کسی ماں نے کوئی بچہ نہیں جنا۔ نہ پہلے تھا، نہ آج ہے، نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ یہ وہم و گمان اگر کسی دماغ سے گزر رہا ہے تو یہ طاغوتی بڑ سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

چنانچہ تحریک جدید نے اس دور کی طرف میں واپس لے کے جاتا ہوں کہ جب مجلس احرار بڑے بڑے نعرے بلند کر رہی تھی۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ منارۃ المسیح کو اور اُن کی مسجدوں کو منہدم کر دیں گے۔ کوئی نام لیوا نہیں رہے گا مرزا غلام احمد قادیانیؑ کا۔ اُس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے یہ اعلان کیا خطبے میں کہ

"میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں—!!"

اور چند ہفتے کے اندر اندر ایسی کایا پلٹی کہ سارے پنجاب سے احرار کی صف لپٹتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ اور احمدیت بڑی شان اور شوکت کے ساتھ ابھری ہے اس کے مقابل پر۔ اور وہ تحریک جدید ہے جس کا آج سایہ ساری دنیا پر قائم ہو چکا ہے۔

پس بظاہر تو ایک نہایت ہی ادنیٰ غلام اور عبداللہ ان جو خلافت کے منصب پر اللہ کی کسی حکمت کے نتیجے میں فائز کیا جاتا ہے، کس کا غلام ہوتا ہے؟ بظاہر تو اس کی زبان بات کرتی ہے لیکن ہمارا تجربہ یہ ہے کہ اس کی بات کے پیچھے خدا کی بات کارفرما ہوتی ہے۔ اور

جماعت احمدیہ کے لئے عظیم الشان خوشخبریاں

رکھ دی جاتی ہیں ان سکیموں میں جو خلافت کی طرف سے جاری کی جاتی ہیں۔ خلیفہ تو بدلتے رہتے ہیں۔ اور بدلتے رہیں گے۔ لیکن وہ مالک اور خالق تبدیل نہیں ہوتا جس کی قدرت جس کے سائے تلے خلیفۂ وقت اپنی زبان کھولتا ہے۔ اور احباب جماعت کو بھی مخاطب ہوتا ہے۔ اور دنیا کو بھی مخاطب ہوتا ہے۔ آج بھی وہی خدا ہے جو کل تھا۔ کل بھی وہی خدا رہے گا جو آج ہے۔ اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بڑھ کر کوئی وفادار ذات نہیں ہے۔ آپ اس سے بے وفائی کر لیں، وہ کبھی آپ سے بے وفائی نہیں کرے گا۔ اور اس تحریک میں آپ اس لئے حصہ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کو...

مسیح موعودؑ کے خلیفہ کی تحریک

ہے۔ اس تحریک میں آپ دیکھیں گے کہ اتنی عظیم الشان برکتیں پڑیں گی کہ آپ کے تصور سے بھی وہ بالا تھیں۔ چنانچہ تحریک جدید کے زمانے میں کوئی انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس تحریک کو اتنی بڑی عظمت حاصل ہو جائے گی۔ اور اتنے عظیم الشان نتائج نکلیں گے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یوروپین مشنز کی تحریک اگرچہ علاقائی ہے بظاہر لیکن اس کو بھی بہت ہی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور جس طرح جماعت نے اس پر لبیک کہا ہے اور جو حیرت انگیز ایثار کے نمونے سامنے آ رہے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس تحریک کو چلا رہے ہیں۔ اور جب میں تحریک کر رہا تھا میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جماعت اس قدر والہانہ عشق اور محبت [illegible] اور ایسی قربانیوں کے مظاہرے کرے گی۔

ساری دنیا سے روزانہ جو خطوط ملتے ہیں

اُن کو پڑھ کر انسان ایک اور ہی عالم میں پہنچ جاتا ہے۔ ایسے حیرت انگیز قربانی کے مظاہرے ہیں کہ میری زبان ساتھ نہیں دیتی۔ مجھ میں قوتِ بیان نہیں کہ میں آپ کو بتا سکوں کہ دلوں پر کیا واردات گزر رہی ہے۔ اور کس طرح لوگ اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ مائیں کیا اور بچے کیا۔ بوڑھے کیا اور جوان کیا۔ ساری جماعت ایک ہی طرح خدا تعالیٰ اور عشق کے عجیب جذبہ سے سرشار ہو کر دین کی راہ میں قربانیاں کرنے کے لئے تڑپ رہی ہے۔ اور قربانیاں کرنے کے باوجود بھی پیاس نہیں بجھ رہی۔ یہ ایک عجیب بات دیکھی ہے، حیرت انگیز قربانیاں پیش کرتے ہیں اور ساتھ دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ مزا نہیں آیا، جو چاہتے تھے ویسا ہو نہیں سکا۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جان سے وہ کھینچ لے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے دُنیا کے پردے پر کوئی نظیر نہیں ہے۔ اس وقت یہ جماعت بلاشبہ

ساری کائنات کا خلاصہ

ہے۔ اور اس دَور نے جماعت کو ایک نئی عظمت، نئی رفعت عطا کر دی ہے۔ وہ جو نظارے قربانیوں کے تحریکِ جدید کے میں تاریخ کی کتابوں میں پڑھتا تھا اور جسے بچپن میں اپنی آنکھ سے بھی دیکھتے تھے تو ہمیشہ رشک کی نظر پڑتی تھی ان پہ۔ اور یہ ذہن نہیں سوچ سکتا تھا، دماغ میں یہ خیال ہی نہیں آتا تھا کہ ہم اپنی زندگی میں ان سے بڑھ کر نظارے دیکھیں گے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت جس کثرت اور جس وسعت کے ساتھ جماعت قربانیوں میں حصہ لے رہی ہے وہ یقیناً اُس دَور کی قربانیوں سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں۔ اور جس طرح اس احرار مُوومنٹ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے بے انتہا فضلوں کی بارشیں برسائیں جماعت پر، میں یہ کامل یقین رکھتا ہوں کہ

اِس احرار مُوومنٹ کے نتیجے میں بھی

اتنی عظیم الشان رحمتیں اللہ تعالیٰ کی جماعت پر نازل ہوں گی کہ اُن کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وہ جماعت آج جو ہر دَور ہے جس کو احرار نے مٹانے کی کوشش کی تھی سینکڑوں گنا زیادہ طاقتور ہے آج اُس سے جتنی اُس وقت تھی یعنی ۳۴-۱۹۳۵ء میں۔ آج جو جماعت کو مٹانے کی کوشش یہ کر رہے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کل یہی جماعت سینکڑوں گنا بڑھ کر اُبھر سے گی۔ اور چھوٹے چھوٹے ممالک تو ہم بھی نہیں کر سکیں گے کہ ہم اکیلے اس جماعت پر حملہ کرنے کا بھی خیال کر سکتے ہیں۔ (فلک شگاف اسلامی نعروں کی گونج) اگلی نسلیں جو مخالفتیں دیکھیں گی وہ بڑی بڑی حکومتوں کے اجتماع کی مخالفتیں ہوں گی۔ کیونکہ یہ دَور جو ہے، یہ مٹا دیئے جانے والا دَور ہے کہ چھوٹی چھوٹی چند حکومتیں مل کر جن کی اپنی کوئی حیثیت نہیں، وہ دُنیا سے تنگ کر لیتی ہیں اور ہر چیز میں محتاج رہتی ہیں۔ اور خدا نے جو تھوڑا بہت دیا ہے اسی میں تکبر کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ خدا کی جماعتوں سے ٹکر لینے کی سوچ رہی ہیں۔ یہ دَور ...... والا دَور ہے۔

آئندہ بھی مخالفت ضرور ہو گی

اس سے کوئی انکار نہیں ہے۔ کیونکہ جماعت کی تقدیر میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ مشکل راستوں سے گزرے اور ترقیات کے بعد نئی ترقیات کی منازل میں داخل ہو۔ یہ مشکلات ہی ہیں جو جماعت کی زندگی کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ اس مخالفت کے بعد جو اگلی مخالفت مجھے نظر آ رہی ہے وسیع پیمانے پر وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں ہے، اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازشیں کریں گی۔ اور جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی ہی بڑی ناکامی اُن کے مقدر میں لکھی جائے گی۔ مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا۔ میں

آئندہ آنے والے خلفاء کو

خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر کے مظاہرے کرنا۔ اور کبھی دُنیا کی طاقت سے خوف نہیں کھانا۔ (فلک بوس نعروں کی گونج) وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو ملیامیٹ کرنے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی ہمیشہ چور چور کر کے رکھ دیگا اور نشان مٹا دے گا اُن کا دُنیا سے۔ (پُرجوش اسلامی نعروں کی گونج)

جماعت احمدیہ نے بہرحال

فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل

میں داخل ہونا ہے۔ کوئی دُنیا کی طاقت اس تقدیر کو ہرگز بدل نہیں سکتی۔ لیکن میں آپ کو اس طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہوتے حالات پیشِ نظر جہاں قربانی کے نئے سے نئے جذبے آپ کے دل میں جنم لے رہے ہیں اور مجلس خدام الاحمدیہ یہ پیشکش کر رہی ہے کہ ہماری جان، ہمارے مال، ہماری عزتیں سب کچھ حاضر ہیں۔ اسی طرح انصار بھی پیش کر رہے ہیں اور لجنہ کے دل میں بھی یہی آواز ہے۔ تو میں آپ سے کہتا ہوں کہ وقتی جوش کی قربانیاں خواہ بظاہر کتنی ہی بڑی قربانیاں نہ ہوں ان بالقوۃ سے زیادہ دیر کام نہیں آیا کرتیں جو ہوں گے لمبے سفر کے ساتھ۔

ہمارا سفر ایک دو سال کا سفر نہیں

ایک زندگی کا سفر نہیں۔ ایک نسل کا سفر نہیں۔ بلکہ پے در پے مسلسل آنے والے نئے مراحل اور نئی نسلوں کے سفر ہیں جو ایک لمبے سفر کی کڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اور کئی نسلوں کا قصہ ہے۔ کئی نسلیں ہم سے پہلے گزر گئیں۔ کئی نسلیں ہمارے بعد آنے والی ہیں۔ اس لئے قربانیوں کے اندر ایک استقلال چاہیئے۔ ایسی قربانی کا جذبہ پیدا ہونا چاہیئے اور ایسی قربانی کی عادت پیدا ہونی چاہیئے جو انسان کی فطرتِ ثانیہ بن چکی ہو۔

اِس پہلو سے

جب میں بعض قربانیوں کی طرف بلاتا ہوں

تو جہاں بعض طرف سے تو بہت اچھا جوابی مظاہرہ ہوتا ہے، بہت سی ہمتیں ایسی جو خاموش نظر آتی ہیں۔ اور ان کو یہ خیال ہوتا ہے کہ ہم تو جان، مال سب کچھ قربان کر رہے تھے یہ چھوٹی سی بات تو کیا ہے۔ ہمیں تو قربانی بتاؤ، قربانی کیا دینی ہے؟ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ جب آپ کہتے ہیں جان، مال، وقت، تو سب کچھ آپ نے پیش کر دیا۔ پھر یہ خلیفہ وقت کا کام ہے کہ ان میں سے جو چاہے جس طرح چاہے قبول کرے۔ آپ تو حاضر کر بیٹھے۔ کیوں اصرار ہے کہ ضرور جان دینی ہے! یہ دَور

سب سے زیادہ وقت کی قربانی

کا ہے۔ اور بار بار میں جماعت کو متوجہ کر رہا ہوں کہ ہر احمدی ایک مبلغ کی صورت نظر آنا چاہیئے۔ پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے آپ کو ایک مبلغ سمجھیں اور تبلیغ کے لئے باقاعدہ اپنا وقت قربان کریں۔ ہر زائد وقت کو اپنے خدا کا وقت سمجھتے ہوئے لذت کے حصول کو کم کرتے چلے جائیں رفتہ رفتہ۔ اور ان اوقات کو تبلیغ کے لئے وقف کر دیں۔ اور رفتہ رفتہ دیکھیں گے کہ تبلیغ میں جو لذت آپ کو حاصل ہو گی وہ ساری دوسری لذتوں پر غالب آ جائے گی۔ کیونکہ

جماعت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے

کہ جس کو ایسا چسکا پڑتا ہے تبلیغ کا کہ جس کو ایک دفعہ عادت پڑ جائے پھر وہ اس چیز سے رُک ہی نہیں سکتا۔ اس نے تو تبلیغ کرنی ہی کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کو پھل بھی عطا فرماتا ہی چلا جاتا ہے۔ جو لوگ جماعت میں ...... ہوئے ہیں ان سے ...... جن کو ہر سال اللہ تعالیٰ ...... کیا ان کی زندگی پہلے سے زیادہ بدمزا اور بے لذت ہو گئی ہے ...... ہرگز نہیں! ان کی زندگی تو پہلے سے کہیں زیادہ سنور گئی ہے ...... وہ آشنا ہو گئے ہیں کہ دوسرے لوگ اس کا تصور ہی نہیں کر سکتے ...... عظیم الشان وہ لمحہ آتا ہے انسان کی زندگی میں جب وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے ...... اولاد عطا فرما دی۔ ایک ایسی نسل عطا کی جس میں قیامت تک یہ ذکر چلا کرے گا کہ فلاں شخص نے فلاں وقت ہمارے جدِ امجد کو تبلیغ کی تھی اور اس کے ذریعے ہم ...... ہوئے۔ اور رحمتیں بھیجا کریں گی آنے والی نسلیں اس شخص کے اوپر۔ اگر ایک شخص کو بھی آپ احمدی بنا لیں تو بلاشبہ قیامت تک پہنچنے

ایک صدقہ جاریہ

آپ کی طرف سے شروع ہو جاتا ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے۔ اور ہمیشہ اس کی رحمتیں اور برکتیں آپ کو حاصل ہوتی رہیں گی۔

بہت سے خاندانوں سے میں نے گفتگو کی ہے، تبلیغ کے موضوع پر پوچھا ہے تو پتہ یہ چلا ہے جب بھی اس کے اس جدِ امجد کا نام آتا ہے جس نے پہلے احمدیت قبول کی تھی، تو اگلا سوال یہ ہوتا ہے کہ وہ کیسے ہوئے؟ تو بسا اوقات بے انتہا احترام کے اور ممنونیت کے جذبے سے

وہ بیان کرتے ہیں، اُن کے چہرے کے اُوپر ایسی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے کہ فلاں بزرگ ہُوا کرتے تھے۔ اور اُن کی جو ذاتی حیثیت ہے اُس کا کوئی بھی تصوّر اُن کے دماغ میں نہیں ہوتا کہ وہ بڑا آدمی تھا یا چھوٹا آدمی تھا۔ وہ پیشہ ور تھا یا زمیندار تھا، کوئی امیر آدمی تھا یا غریب تھا۔ ایک ہی طرح ہر اُس شخص کے لئے دل میں عزّت کے جذبات ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں کسی خاندان میں احمدیت پہنچی۔ چنانچہ بعض مزدور ہیں احمدیت کی تاریخ میں جن کو تبلیغ کا شوق تھا۔ بعض تانگے بان تھے جو تانگہ چلایا کرتے تھے۔ اور تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اُن کی رُوحانی نسلیں آج، ایسے تانگہ بانوں کو میں جانتا ہوں جن کی رُوحانی نسلیں ساری دنیا میں پھیلی پڑی ہیں۔ اور ذرا سا اُن سے بات کرتے ہیں تو احترام سے اُن کا ذکر کرتے ہوئے سر جھک جاتے ہیں۔ اب تانگے بان کی کیا عزّت ہے دُنیا میں؟ ایک غریب آدمی نیک ہوگا تو خدا کی نظر میں عزّت ہوگی، جو نیک نہیں ہوگا تو نہ خدا کی نظر میں عزّت نہ دُنیا کی نظر میں۔ لیکن

احمدیت نے ایسے تانگہ بان بھی پیدا کئے

کہ جن کے نام بڑی عزّت کے ساتھ اور ممنونیت کے جذبے کے ساتھ یاد کئے جاتے ہیں اور آئندہ ہمیشہ یاد کئے جائیں گے۔ ایسے درزی پیدا کئے جنہوں نے تبلیغ میں کئی نسلیں پیدا کیں۔ اور دُور دُور تک وہ نسلیں پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک خاندان ہے میں جانتا ہوں، امریکہ میں بھی ہے اور دوسری جگہوں پر بھی ہے۔ اُن سے میں نے پوچھا، آپ کے ہاں احمدیت کس طرح آئی؟ بڑا سخت علاقہ تھا آپ کا تو۔ تو انہوں نے بتایا اور اُن کی آنکھوں میں اُس وقت محبّت کے آنسو تھے کہ ایک درزی ہُوا کرتا تھا۔ عجیب فدائی انسان تھا۔ عجیب اُس کے اخلاق تھے۔ اس کو لوگ دیکھتے تھے تو اُس کی طبیعت کی مٹھاس اور حُسنِ خلق کی وجہ سے متأثر ہوجایا کرتے تھے۔ میں بھی اُس سے کپڑے سلواتا تھا اور پھر رفتہ رفتہ تعلق بڑھا۔ اور اُس نے تبلیغ شروع کی۔ اور یہ عظیم الشان اُس کا احسان ہے کہ اس کے نتیجے میں ہمارے خاندان میں احمدیت آئی۔ اُس کے احسان کے نتیجے ہیں۔

تو یہ چھوٹے چھوٹے لوگ بظاہر

جو دُنیا کی نظر میں چھوٹے ہیں

اُن کو بڑا کیا جائے گا احمدیت کی وجہ سے۔ لیکن بڑوں کے اسلوب اختیار کریں تب بڑا کیا جائے گا۔ زندگی کے پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں مذکور ہے وہ ایک زندگی کا پیغام یہ بھی ہے کہ آپ زندہ رہنے کے اُصول سیکھیں۔ اور زندہ کرنے کے اُصول سیکھیں۔ تبلیغ آپ کی زندگی کی بھی ضمانت ہے اور اُن کی زندگی کی بھی ضمانت ہے جو اس وقت موت سے ہمکنار ہیں۔ زندہ کرنے والی بھی ہے اور زندہ رکھنے والی بھی ہے۔ جتنے خاندان تبلیغ کرتے ہیں اُن خاندانوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت زندہ رہتی ہے۔ اور جو لوگ تبلیغ چھوڑ بیٹھتے ہیں اُن کی نسلیں آہستہ آہستہ، رفتہ رفتہ کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ سوائے اس کے کہ خدا کی تقدیر کسی اور ذریعے سے اُن کو سنبھالنے کا فیصلہ کرلے۔ اس لئے اس طرف جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے۔ اس وقت آپ کے جتنے جذبات ہیں اُن کے دھارے کچھ تو اللہ کی جانب بہہ رہے ہیں وہ تو ہمیشہ اسی سمت میں بہتے رہیں گے۔ اور نُصرت فی الحقیقت آسمانوں سے آئے گی کیونکہ ہماری ساری کوششوں کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ لیکن کچھ دھارے آپ کے تدبیر کی طرف بھی جاری ہونے چاہئیں۔ اور تدبیر میں

سب سے اہم تدبیر اِس وقت تبلیغ ہے

کیونکہ دُشمن جس چیز پر حملہ کرے، بیدار مغز قوموں کا کام ہے کہ تجزیہ کرکے معلوم کریں کہ اُس کے حملے کا رُخ کیا تھا اور جس چیز کو وہ مٹانا چاہے اُس سمت میں پُوری قوّت اور پُوری شان کے ساتھ اُبھر کر سامنے آنا چاہیئے۔ یہ ہے زندگی کا اسلوب۔ اور موجودہ تحریک کا اگر آپ تجزیہ کریں تو انہوں نے

جماعت کی تبلیغ پر حملہ

کیا ہے۔ جماعت کی مرکزیت پر حملہ کیا ہے۔ اور اُن وسائل پر حملہ کیا ہے جن وسائل کو ہم احمدیت پھیلانے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔ تو اس کا حقیقی جواب ایک زندہ قوم کی طرف سے یہی ہونا چاہیئے کہ اچھا، تم چاہتے ہو ہم تبلیغ بند کردیں، ہم اسے اتنا زیادہ کریں گے، اتنی زیادہ قوّت کے ساتھ یہ اُبھریں گے اس میدان میں کہ تم سے سنبھالا نہیں جائے گا۔

کہاں کہاں پھیلا کرو گے؟ ہر طرف احمدیت نئی شان کے ساتھ، نئی قوت کے ساتھ، نئی نشوونما کے مناظر دکھاتے ہوئے اُبھرتی چلی جائے گی۔ یہ جواب ہے۔ اور یہ جواب وقتی قربانی کو نہیں چاہتا ہے۔ ایسے جوش کو نہیں چاہتا کہ آج آپ کہیں ہمارا سب کچھ حاضر ہے لے لو۔ یہ ساری زندگی کے متعلق ایک فیصلے کو چاہتا ہے۔

ایسا فیصلہ جو ہر روز دماغ پر حاوی ہو جائے

یا آپ کے وجود پر قبضہ کرلے۔ یا آپ سے روز مطالبہ کرے اور آپ کو اُکسائے تبلیغ کرنے پر۔ اور آپ سے پوچھا کرے سونے سے پہلے کہ آج تم نے اپنے عہد کو پُورا کرنے کی طرف کتنے قدم آگے بڑھائے؟ اور ہر صُبح اپنے نفس سے انسان محاسبہ کرے کہ آج رات میں نے زیرِ تبلیغ لوگوں کے لئے کتنی دُعائیں کیں؟ اور کیا کیا تدبیریں سوچیں اُن کے لئے؟ کہ زندگی پر ایک حاوی مضمون کی طرح چھا جائے۔ مقصدِ زندگی بن جائے، قبضہ کرلے آپ کے تصوّرات پر، آپ کے جذبات پر۔ اس طرح مبلغ بنا کرتے ہیں۔ اور پھر دوسروں کو محاسبہ کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ آپ کا نفس خود محاسبہ کرتے ہوئے اور ساتھ ساتھ دُعاؤں کی طرف آپ کو متوجہ کرتے ہوئے، آپ پر اس طرح غالب ہو کر آپ کو آگے لے کر بڑھے کہ جس طرح بارش کے قطرے ہر سمت سے نازل ہونے لگتے ہیں۔ اور کوئی آدمی گن بھی نہیں سکتا اُن کو پھر۔ لامتناہی ہو جاتا ہے سلسلہ۔ اسی طرح مبلغین کی تعداد میں چاہتا ہوں کہ بڑھنے لگے۔ پھر

حساب و کتاب کی حد سے معاملہ نکل جائے

یہ نہ ہو کہ پچیس ۲۵ مبلغ تھے یا پچاس ۵۰ تھے یا سو تھے یا پانچ ہزار ۵۰۰۰ تھے۔ پھر ساری جماعت مبلغ بن جائے۔ اور جہاں ساری جماعت مبلغ بن جائے گی وہاں حساب و کتاب رکھا ہی نہیں جاسکتا۔ ناممکن ہے۔ یہ جو بیعتوں کے حساب ہیں یہ تو ٹھنڈے ٹھنڈے دنوں کی باتیں ہیں۔ جب یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا کا نمبر شروع ہو جائے اور یہ اسی طرح ہوتا ہے کہ ساری جماعت مبلغ بنے، تو پھر تو یہ سنبھالا ہی نہیں جاسکتا معاملہ۔ پھر تو ہر روز ہر سمت سے نئی نئی خبریں آئیں گی کہ آج فلاں جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فتح نصیب ہوگئی۔ آج فلاں جگہ فتح نصیب ہوگئی۔ تو

اِن خوابوں کو اگر آپ نے سچا کرنا ہے

یعنی کُل عالَم کی سطح کی خوابوں کو۔ اگر اُن خوابوں کو آپ نے سچا کرنا ہے جن کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ۔ جن کو پورا کرنے کے لئے مسیح موعودؑ آئے تھے تو پھر آپ کو ساری جماعت کے طور پر مبلغ بننا ہوگا۔ ایک یا دو یا چار کے قصّے اب کام نہیں آنے والے۔ اور اگر آپ دُعا کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ تبلیغی نقطۂ نگاہ سے نئے پھل عطا کرتا چلا جائے گا۔ کسی انسان کے نفس کی چالاکی کام نہیں آیا کرتی تبلیغ میں۔ نہ علم سے کبھی میدان سر ہوتے ہیں۔ تبلیغ کا میدان تو محبت اور اخلاص اور وارفتگی کے ساتھ ہے اور دُعاؤں کے عادی لوگوں کو زیادہ پھل لگا کرتے ہیں۔ بنی نوعِ انسان سے سچی ہمدردی ہو، پیار ہو۔ اور وابستگی ہو تو علم خواہ کم بھی ہو علم رفتہ رفتہ خود ترقی کرتا رہتا ہے لیکن علم پر بنا کرکے تبلیغ نہیں ہُوا کرتی۔ یہ تو آپ کے جذبے سے ہوتی ہے۔ آپ کے دِل میں ایک لگن لگ جائے، پیار پیدا ہو جائے، آپ کی بات میں مٹھاس پیدا ہو جائے، آپ کی ذات میں رُوحانیت داخل ہو جائے لوگ محسوس کریں کہ یہ کچھ اور قسم کے لوگ ہیں،

یہ اللہ والے لوگ ہیں

اِس کے نتیجے میں دِل جھکتا ہے اُن کے سامنے۔ اُن کے لئے ایک عظمت پیدا ہوتی ہے دِل میں۔ اور پھر باتوں میں اثر بہت زیادہ بڑھ جایا کرتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی اور بعد میں بھی ہم نے تو یہی دیکھا کہ

مُبلّغ وہی کامیاب ہے

جو دل کے لحاظ سے مُبلّغ بن جاتا ہے۔ اور مُبلّغوں والی صفات اُس کے اندر پیدا ہو جاتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر پھل لگانے شروع کرتا ہے۔ اور کثرت کے ساتھ

وہ پھیلنے لگتا ہے۔ تو اگرچہ اس نئے دور میں جو ابتلاؤں کا نیا دور ہے، جماعت میں غیر معمولی بیداری ہے اور پہلے سے بڑھ کر تبلیغ کی طرف توجہ ہے۔ لیکن آپ نے اپنی ذمہ داریاں بھی پوری کرنی ہیں۔ اور پاکستان والوں کی بھی ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں۔ وہ تبلیغ میں بہت تیزی سے ترقی کر رہے تھے۔ پاکستان کی جماعتیں بڑی تیزی سے ترقی کر رہی تھیں اور دراصل اس ابتلاء کی اس فتنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ دشمن یہ سمجھ چکا تھا کہ اب اس میدان میں ہم ہار گئے ہیں، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا احمدیت کو شکست دینے کا۔ اس طرح کثرت کے ساتھ جوق در جوق غیر احمدی ہر طبقہ خیال کے لوگ ربوہ کی طرف دوڑنے لگے تھے کہ ہر روز ایک اجتماع نظر آتا تھا۔ اس زمانے میں بعض دفعہ تو سولہ سو آدمی دو ہزار آدمی جو ربوہ میں اکٹھے ہو جاتے تھے اور ہماری اکثریت اُن میں غیر احمدیوں کی ہوتی تھی جو صرف دیکھنے آتے تھے کہ یہ کیا ہے اور گفت و شنید کرتے تھے۔ اپنے سوالوں کے جواب لیتے تھے۔ اور پھر ہر ایک اُن میں سے واپس جا کر مبلغ بن جاتا تھا۔ اور علاقے میں یہ بات پھیل جاتی تھی چنانچہ

جب میں اسلام آباد میں تھا

آنے سے پہلے جہاں حالت یہ ہو گئی تھی کہ کثرت سے غیر احمدیوں کا آنا اور رجحان اور بعض دفعہ بسوں میں پشاور سے بھی لوگ آ رہے تھے علاقے سے بھی لوگ آ رہے ہیں کہ حکومت کی انٹیلی جنس سروسز نے اُن کو رپورٹیں بھیجنی شروع کیں کہ ہم تو سنبھال ہی نہیں سکتے۔ یہاں تو انبوہ در انبوہ لوگ آ رہے ہیں۔ چنانچہ حکومت کو آرڈر دینا پڑا کہ اِن بسوں کو باہر روک دیا جائے۔ چنانچہ پشاور کی بسیں اٹک کے پل پر روک دی گئیں۔ اسلام آباد کی بسیں تو بیرونی لائنٹ پر روک دی گئیں اور اس طرح بیچ میں روڑے اٹکا کر انہوں نے لوگوں کے رجحان کو بند کرنے کی کوشش کی۔ تو جماعت احمدیہ پاکستان کے اوپر جو آج تنگی کے دن ہیں اُن میں سب سے بڑی ایک تنگی یہ بھی ہے کہ تبلیغ کے رستے میں روکیں ڈالی گئی ہیں۔ تو وہ یہ وقت ہے کہ آپ اُن کے بوجھ بھی لے کے آگے بڑھیں گے اور ساری دُنیا میں جہاں پاکستانی ہے اُس کی تبلیغ کی ذمہ داری بھی آپ پر ہے۔ اب انگلستان میں انگریزوں کی تبلیغ کی ذمہ داری بھی انگلستان کی جماعت کی ہے۔ اور یہاں بسنے والے پاکستانیوں کی ذمہ داری بھی اُن پر ہے۔ جرمنی میں جرمن لوگوں کی ذمہ داری بھی جرمن جماعت پر ہے۔ اور پاکستانی جو وہاں بس رہے ہیں اُن کی ذمہ داری بھی اُن پر ہے اس لئے ساری دُنیا میں اِس کوشش کو ناکام بنا دینا ہے اُن کی۔ اِس عزم اور اِس قوت اور اِس جوش کے ساتھ کہ پاکستانی احمدیوں کے کام کو اپنے ہاتھ میں آپ سنبھال لیں کہ وہ گورنمنٹ آف پاکستان کر دُور بھی چاہے تب بھی اُن کی پیش کوئی نہ جائے۔ اور پہلے سے کہیں زیادہ رفتار کے ساتھ پاکستانی بھی احمدی ہونے لگ جائیں۔ اس کے لئے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔

بڑی محنت اور مستقل مزاجی کے ساتھ کام کی ضرورت ہے

شروع میں انتظام بنانے مشکل ہوتے ہیں اور شروع میں بے لذتی سی آپ کو نظر آئے گی۔ تھوڑی سی شاید بعض لوگ بوریت بھی محسوس کریں کہ جذبے تو ہمارے اتنے نم دار تھے، آنکھوں سے آنسو بہتے تھے، جانیں اُچھل رہی تھیں۔ دل قربان ہونے کے لئے فدا تھے۔ اور ہمیں کہہ رہے ہیں کہ یہ نظام مکمل کرو اور یہ تبلیغ کرو۔ یہ کوئی چھوٹی باتیں نہیں ہیں یہ بہت ہی عظیم الشان باتیں ہیں اس لئے اِس کی طرف توجہ کریں۔ ساری جماعتیں اِس بات میں جائزہ لیں اور یہ کوشش کرتی رہیں کہ ایک بھی احمدی ایسا نہ ہو جو مبلغ نہ ہو رہا ہو۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی مبلغ بنا دیں۔ بوڑھے بھی مبلغ بن جائیں، عورتیں بھی مبلغ ہو جائیں، اور اگر ایک سال میں آپ یہ محنت کر کے نظام جاری کر دیں تو تبلیغی پھل جو لگا کرتے ہیں وہ وقت پر لگا کرتا ہے۔ انشاء اللہ ایک دو سال کے اندر جب یہ پھل پکنے شروع ہو جائیں گے تو پھر آپ اندازہ کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے کتنے عظیم الشان فضل ہیں جو آپ پر نازل ہونے شروع ہوئے ہیں۔

آیئے اب ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے

اس دَور کی برکتوں کو دائمی کر دے

اور اِس دَور کے دُکھوں کو زائل کر دے اور خوشیوں اور غموں کی کیفیات کو اس طرح پلٹ دے کہ جس کے دل ہمارے دُکھ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں ہم جب اُن کے دُکھ دیکھیں تو ہمیں خوشی نہ ہو بلکہ ہم اُن کے لئے بھی غمگین ہوں جو آج ہمارے دکھوں پر خوش ہو رہے ہیں اور ہمیشہ یہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُمّتِ مسلمہ کی حفاظت فرمائے اور اُن کو ایسے ظالموں کی توفیق نہ دے کہ جو ظالموں کے بعد الٰہی تقدیر قوموں کو مٹا دینے کے فیصلے کر لیا کرتی ہے۔ دُعا کر لیں۔

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

ڈاکٹر ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد کے ساتھ دلچسپ تبادلۂ خیالات

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد کے ڈائرکٹر جناب سام۔ وی۔ بھجن پی ایچ۔ ڈی سے مورخہ ۶/۸/۸۴ کو دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوئی۔ آپ کی میز پر اخبار "بدر" رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کا پڑھ کر بہت دُکھ اور رنج ہوتا ہے۔ پاکستان گورنمنٹ جس احمدی کو چاہے بغیر کسی جُرم کے پکڑ لیتی ہے اور زد و کوب کرتی ہے۔ وہاں صرف اختلاف عقائد کی بناء پر احمدیوں کو بے دریغ قتل کیا جا رہا ہے حالانکہ میں نے آج تک اسلامیات کی جو تشریح کی ہے مسلمانوں کے بعض دوسرے فرقے تو اسلام سے خارج کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن احمدیوں کے عقائد تو عین اسلام ہیں۔ صرف فروعی اختلافات ہیں۔ جب ان کو یہ علم ہوا کہ وفاقی شرعی کورٹ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مقدمہ چلایا گیا تو آپ نے کہا کہ اوپر سے نیچے کورٹ تک وہی لوگ تو ہیں جس پر خاکسار نے عرض کیا کہ یہ تو ٹھیک ہے

وہی قاتل وہی شاہد وہی منصف ٹھہرے۔ اقربا میرے کریں قتل کا دعویٰ کس پر؟

لیکن یہ اقدام تو ایک اتمام حجت کے لئے کیا گیا ہے ورنہ ہمارا یہ دعویٰ تو خدا کے دربار میں دائر ہے۔ اور ہم اُس دربار کے فیصلہ کے منتظر ہیں۔ آپ نے کہا اس دربار سے تو یقیناً آپ کو انصاف ملے گا۔ کیونکہ خدا کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں۔ بہرکیف آپ نے باوجود ایک عیسائی ہونے کے اسلام کے ان نام نہاد ٹھیکہ داروں کے طریق [illegible] پر گہرے رنج کا اظہار کیا۔ جس پر انہیں یہ بھی بتایا گیا کہ آج تک جس قدر بھی انبیاء آئے ہیں ان کی شدید مخالفت ہوئی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت پر بھی یہودیوں نے پھولوں کے ہار پہنا کر آپ کا استقبال نہیں کیا۔ بعینہٖ وہی مظالم آج احمدیوں پر روا رکھے جا رہے ہیں جو احمدیت کی صداقت کا بین ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ غیر احمدیوں کے دلوں پر بھی یہ اثر پیدا کر رہا ہے کہ وہ آسانی سے فیصلہ کر سکیں کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون؟ حق پر کون ہے اور راہ حق سے بھٹکا ہوا کون؟ اس گفتگو کے دوران خاکسار کے ساتھ مکرم شکیل احمد صاحب بھی تھے۔

مورخہ ۶/۸/۸۴ کے روزنامہ "رہنمائے دکن" حیدرآباد میں ایک غیر احمدی عالم علامہ محمد رضی محمد صاحب کا ایک فکر انگیز مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے قرآن مجید اور احادیث اور بزرگان سلف کے حوالہ جات سے یہ ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے طریق سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ انہوں نے اپنے مضمون کا عنوان ہی یہ رکھا ہے کہ "مسلمانوں کا یہی عالم رہا تو کسی دشمن کی ضرورت نہیں"۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے تا یہ لوگ حقیقی اسلام اور علمبردار جماعت احمدیہ کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کریں اور ایسی فتویٰ بازی سے کنارہ کشی اختیار کریں جس سے غیروں کو تمسخر کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

عُرس کے موقعہ پر جماعت احمدیہ عثمان آباد کا بُک سٹال

مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب عثمان آباد (مہاراشٹرا) اطلاع دیتے ہیں کہ اس شہر عثمان آباد میں حضرت خواجہ شمس الدین غازیؒ کی بہت بڑی اور خوبصورت درگاہ ہے جہاں ہر سال ماہ رجب کی ۱۵، ۱۶، ۱۷ تاریخ کو عُرس ہوتا ہے جس میں دُور دراز سے ہزاروں کی تعداد میں زائرین آتے ہیں جن میں غیر مسلم بکثرت ہوتے ہیں۔ کئی سال سے یہ خیال تھا کہ اس موقعہ پر جماعت کا بُک سٹال لگا کر موثر رنگ میں عوام تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سال اس کی توفیق عطا فرمائی۔ مرکز کی طرف سے اجازت ملتے ہی ہم نے تیاری شروع کر دی۔ سب

عرس کمیٹی کو پیشگی کرایہ ادا کر کے جگہ حاصل کی گئی۔ اور دوسرے سامان کا انتظام کیا گیا۔ ۱۸ اپریل کی صبح کو پونا سے مکرم منیر احمد صاحب اور ۱۹ اپریل کی دوپہر کو ناندیڑ سے مکرم محمد اسمٰعیل صاحب بھی پہنچ گئے۔ دراتیں رات گھروں میں موجود لٹریچر جمع کیا گیا جو الحمد للہ بڑی تعداد میں اور تمام موضوعات پر مل گیا۔ ۱۹ اپریل کی صبح برادرم مکرم عبد العظیم صاحب سیکرٹری مال مکرم منیر احمد صاحب آف پونا عزیزان عبد اللطیف، عبد الصمد، عبد السمیع سلمہم اور خاکسار نے ایک غیر از جماعت دوست مکرم عبد الستار صاحب پینٹر کی مدد سے خوشنما اسٹال کھڑا کر دیا۔ موصوف کا مکان ہمارے اسٹال کے عقب میں تھا انہوں نے تین دن تک ہم سے ہر طرح تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

اسٹال کی پیشانی پر ایک خوبصورت بینر لگایا گیا تھا جس پر اردو میں "کتب خانہ احمدیہ" اور انگریزی میں Ahmadiyya Book Stall لکھا ہوا تھا۔ بینر کے ایک کونے پر منارۃ المسیح کا عکس اور نیچے "زیر اہتمام جماعت احمدیہ عثمان آباد" لکھا ہوا تھا۔

ابتداءً ایک ایک دو دو کر کے دوست بڑی ہچکچاہٹ کے ساتھ اسٹال پر آتے اور کتب کو دیکھ کر دیں رکھ کر چلے جاتے۔ مگر رفتہ رفتہ یہ ہچکچاہٹ دور ہوتی گئی۔ اس اثناء میں بیرلی (ضلع بیڑ) کے ایک حافظ قرآن کے ساتھ برادرم مکرم عبد العظیم صاحب کو تفصیلی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔

اسٹال پر چونکہ ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر، حضور کا منظوم کلام اور مجلس عرفان نیز دوسری جماعتی نظمیں سنانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا اس لئے زائرین کی دلچسپی بڑھنے لگی۔ ۲۰ تاریخ کی صبح درگاہ کی زیارت سے لوٹتے ہوئے چیدہ چیدہ لوگ اسٹال پر بھی آتے رہے جنہیں مؤثر انداز میں برادرم منیر احمد صاحب تبلیغ کرتے رہے۔ ۲۰ اپریل کی شام کو کلکٹر ضلع، ڈی۔ ایس۔ پی، ریذیڈنٹ کلکٹر اور دیگر ضلعی حکام زیارت کے لئے آنے والے تھے۔ خاکسار نے قبل از وقت کلکٹر ضلع شری راما نند تیواری (I.A.S) صاحب سے ملاقات کی اور انہیں اسٹال پر تشریف لانے کی دعوت دی جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول فرمائی۔

ٹھیک ۹ بجے رات کلکٹر صاحب، ڈی۔ ایس۔ پی صاحب، آر۔ ڈی۔ سی صاحب تحصیلدار عثمان آباد، اگری کلچر آفیسر ضلع عثمان آباد اور دیگر کئی اصحاب اسٹال پر تشریف لائے۔ انہوں نے بڑی تفصیل سے اسٹال کا معائنہ کیا۔ ان تمام معززین کی خدمت میں مراٹھی اور انگریزی کتابوں کا ایک ایک سیٹ تحفۃً پیش کیا گیا جس میں اسلام اور احمدیت کا مکمل تعارف، اسلام کے محاسن اور آنحضرت صلعم کی سیرۃ طیبہ کے نمایاں پہلو پیش کرنے والی کتابیں شامل تھیں۔ اسٹال کے باہر عوام کا مجمع یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا معزز مہمانوں کی شربت سے ضیافت کی گئی۔ اس موقعہ پر تصویریں بھی لی گئیں۔ جیسے ہی معزز مہمان اسٹال سے باہر تشریف لے گئے۔ لوگ بڑی کثرت سے اسٹال میں آنا شروع ہو گئے۔ اور ایک گھنٹے کے اندر تقریباً چار سو کتابیں نکل گئیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہماری پہلی اور بہت ہی معمولی سی کوشش کو کامیابی عطا فرمائی۔ دوسرے روز عرس کے اختتام کے ساتھ ہی اسٹال اُٹھا لیا گیا۔ مکرم منیر احمد صاحب پونا کے لئے اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ناندیڑ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ان دونوں دوستوں نے جو محنت کی اللہ تعالیٰ انہیں اس کی احسن جزاء عطا فرمائے۔ اور ہماری حقیر خدمت کو اپنی جناب میں قبول فرمائے۔ آمین

حیدرآباد میں کامیاب یوم تبلیغ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد لکھتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۱۵/۸/۸۴ء حیدرآباد کے کثیر الاشاعت اخبار سیاست نے یہ خبر دی کہ آج احمدیہ مسلم مشن، افضل گنج میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ناظم اشاعت کی تحریر کردہ کتاب قادیانیت کا جواب (ربوہ خاکسار نے بعنوان احمدیت دیا ہے) تقسیم کیا جائے گا چنانچہ حسب پروگرام خدام حیدرآباد ذوق و شوق سے مشن ہاؤس تشریف لائے اور ایک مختصر اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہونے کے بعد خدام کے چار گروپ بنائے گئے۔ جن کی قیادت کے فرائض مکرم خواجہ معین الدین صاحب، مکرم سید شجاعت حسین صاحب نائب قائد مجلس، مکرم سید مبارز احمد صاحب، مکرم شکیل احمد صاحب اور خاکسار نے انجام دیئے۔ اجتماعی دُعا کے بعد خدام ہاتھوں اور تھیلیوں میں لٹریچر لئے ہوئے مختلف مقامات میں پھیل گئے۔ خاص طور پر قابل ذکر علاقے یہ ہیں افضل گنج بس اسٹینڈ، لبی ٹرپ چار مینار، عابد سرکل، معظم جاہی مارکیٹ اور عثمان گنج سنٹرل لائبریری میں بھی لٹریچر رکھوایا گیا۔ نیز احمدیت حقیقی اسلام ہے کتاب بذریعہ بک پوسٹ بھی ایک سو معززین حیدرآباد کو بھجوائی گئی۔ احباب دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی کے خوش کن نتائج ظاہر کرے۔ آمین۔

گڑگڑیہ گھاٹ (کٹک) میں جلسہ پیشوایان مذاہب

مکرم مولوی شرافت احمد خانصاحب انور مبلغ سلسلہ مقیم کٹک تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۰/۶/۸۴ء تا ۱۲/۶/۸۴ء ایک مذہبی جلسہ ہندوؤں کی طرف سے منعقد کیا گیا۔ اس میں ہندوؤں کے پنڈت، مذہبی رہنما اور ہر مذہب کے علماء نے شرکت کی خاکسار کو بھی اس جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی تقریر میں مذہب اسلام کی خصوصیت اور برتری کو ثابت کیا اور اللہ تعالیٰ نے روح القدس سے تائید کی اور تمام حاضرین جلسہ تقریر سن کر محظوظ ہوئے اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات ظاہر کرے۔ آمین۔

دار التبلیغ پونچھ میں دوستانہ ماحول میں تبادلۂ خیالات

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ مقیم پونچھ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم اورنگ زیب صاحب کے بڑے بھائی مکرم الحاج نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ جو کہ جموں میں وکالت کرتے ہیں کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر تشریف لائے تو اُن سے مسئلہ اجراء نبوت، ختم نبوت اور معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر دوستانہ ماحول میں دلچسپ تبادلۂ خیال ہوا۔ جس کے نتیجہ میں اُن پر نہایت اچھا اثر ہوا۔

موصوف مزید لکھتے ہیں کہ مورخہ ۸/۸۴ کو درہ دلیاں کا دورہ کیا گیا وہاں پر ایک پیر اور مرید سے دلچسپ تبلیغی گفتگو کے دوران بدعات و بد رسوم کی حقیقت ان پر واضح کی گئی۔ یہ بحث بھی بہت مؤثر رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مسجد احمدیہ شنکر پور (بھدرک) میں تبلیغی و تربیتی جلسہ

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرک تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۶/۸۴ء کو مسجد احمدیہ شنکر پور میں ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں خاکسار اور معلمین وقف جدید نے سیرت آنحضرت صلعم، اسوۂ حسنہ رسول کریم صلعم۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلعم سے عشق وغیرہ موضوعات پر تقاریر کیں۔ جس سے سامعین اور غیر از جماعت لوگ بہت ہی محظوظ ہوئے اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ سورو کے زیر اہتمام "ہفتہ قرآن"

مکرم شمس الدین خانصاحب زعیم مجلس انصار اللہ سورو (اڑیسہ) تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ مورخہ ۶/۸۴ء تا ۱۲/۸۴ء تک خاکسار کی زیر صدارت ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جس میں مقامی احباب مکرم حفیظ اللہ صاحب، مکرم رحمت اللہ صاحب، مکرم مختار حسین صاحب، عزیزم خالد حسین صاحب، عزیزم فیروز احمد خانصاحب، عزیزم سید نعیم احمد صاحب، عزیزم شیخ عظیم صاحب، عزیزم اسرائیل خانصاحب اور خاکسار نے قرآن کریم کے اغراض و احکامات کے مختلف پہلوؤں پر نہایت وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ علاوہ ازیں سلسلہ کے مبلغ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور اور مکرم بشیر الدین خانصاحب آف تارا کوٹ نے بھی احکامات قرآن پر پُر لطیف تقاریر کیں۔ جماعت کے احباب و مستورات کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی شریک ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ اور ہمارے بھائیوں کے دلوں میں قرآن کریم کے احکامات پر پورے اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کی تڑپ پیدا کرے۔ آمین ثم آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی کا تربیتی اجلاس

مکرم ایم حسن کویا صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی (کیرالہ) اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب انچارج مبلغ کیرلا کی زیر صدارت مورخہ ۹/۸۴ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی ابتدائی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب، مکرم کے۔ زین الدین حامد صاحب نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم سی۔ جی جمال الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے مختلف تربیتی تقاریر کیں۔ اور خدام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریکات پر لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے اور دُعاؤں اور عبادات میں زیادہ سے زیادہ مشغول رہنے کی طرف توجہ دلائی۔

عید الاضحیہ کے موقع پر

قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

(۲) :- بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کے شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت ۔/۳۵۰ روپے تک ہے اچھا جانور ۔/۵۰۰ روپے تک بھی آتا ہے بیرونی ممالک کے احباب اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگا کر ہندوستان کی اس قدر کرنسی کے مطابق رقم بھیجنے کا انتظام بذریعہ پوسٹل آرڈر یا انٹرنیشنل منی آرڈر یا ڈرافٹ اور یا اپنی مقامی جماعت کے توسط سے کریں۔ اور بیرون منتظر اگر مناسب سمجھیں تو اپنے اخبار احمدیہ میں بھی اس کی اطلاع دیدیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ضروری اعلان بسلسلہ رشتہ ناطہ

بھارت کی تمام جماعتوں کے جملہ صدر صاحبان و مبلغین کرام و معلمین وقف جدید نیز انسپکٹران حضرات کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ اب مرکز میں باقاعدہ طور پر شعبہ رشتہ ناطہ قائم ہو چکا ہے۔ اور ماہ بماہ شعبہ ہذا کی طرف سے کارگذاری رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے توسط سے بھجوائی جاتی ہے۔

اس لئے اس سلسلہ میں آپ حضرات کا پورا پورا تعاون شعبہ ہذا کو حاصل ہونا چاہیئے آپ سب بخوبی واقف ہیں کہ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں بعض جگہ کافی دقتیں پیش آرہی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کیا تعاون فرما سکتے ہیں؟

(۱) :- جملہ صدر صاحبان و مبلغین کرام اور سیکرٹری صاحبان رشتہ ناطہ باہم مل جل کر جماعت کے قابل شادی بچوں اور بچیوں کے پوری توجہ دے کر رشتے طے کروایا کریں۔ جس طرح جماعت کے جملہ امور کی انجام دہی ہر پہلو کے لحاظ سے خیر و برکت اور اجر عظیم کا موجب ہے۔ اسی طرح رشتہ ناطہ کے کام کی انجام دہی بھی نہ صرف انتہائی اجر و ثواب کا موجب ہے۔ بلکہ خصوصی فرائض میں سے ایک اہم فرض کی ادائیگی ہے۔

(۲) :- ہر جماعت میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کا انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کیجائے۔

(۳) :- بسلسلہ رشتہ ناطہ احباب جماعت کو جماعتی تعلیم اور روایات سے اچھی طرح آگاہ کیا جائے اور اس کے خیر و شر کے ہر دو پہلوؤں کو احباب کے سامنے اجاگر کیا جائے۔

(۴) :- عرصہ قریباً چار ماہ قبل ہر جماعت کو شعبہ ہذا نے کوائف فارم بھجوائے تھے جن میں سے اکثر پُر ہو کر تاحال واپس نہیں آئے۔ اس طرف بھی خصوصی توجہ دیں۔

(۵) :- بعض جماعتیں صرف لڑکیوں کے کوائف ہی مرکز میں بھجواتی ہیں۔ اور لڑکوں کے کوائف بھجوانا ضروری نہیں سمجھتیں۔ یہ رویہ نہایت افسوسناک ہے جس سے شعبہ ہذا کی کارکردگی میں فرق آتا ہے۔

بصورت دیگر جن عہدیداران و جماعتوں کی طرف سے ہمارے ساتھ تعاون نہیں ہوگا کچھ عرصہ مزید انتظار کے بعد افسران بالا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں نام بنام رپورٹ پیش کرنے کے لئے ہم مجبور ہونگے

انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت کی طرف احباب جماعت خصوصی توجہ دیں!
(مینیجر بدر)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس ہائے انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

ناظمین اعلیٰ ناظمین ضلع اور جملہ زعماء کرام خود یا اپنے نمائندگان اس اجتماع میں بھجوانے کے لئے ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ نیز چندہ اجتماع کی فراہمی کی کوشش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو (المصلح الموعودؓ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر بعد اسکے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہو گا .... یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اُس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کر لو۔ تو وہ ایک اور قوم پیدا کر دیگا۔ کہ اس کی خدمت بجا لائے۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم اس میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ تم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے رہو۔ میں تمہیں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ بلکہ تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۴-۵۵)

پس مبارک ہیں وہ مخلصین جماعت جو موجودہ مشکل حالات میں بھی مالی قربانی کے اعلیٰ معیار پر قائم ہیں اور اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی بشرح ادائیگی کے علاوہ طوعی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصے لے کر اس مشکل دور میں سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس اور اموال میں خیر و برکت عطا کرے اور اپنے بے شمار فضلوں و انعامات سے نوازے آمین۔ اور ہمارے وہ بھائی جو بزرگان کی طرف سے مقرر کردہ معیار کے مطابق خدمت بجا لانے میں کمزور ہیں اللہ تعالیٰ انکی اس کمزوری کو اپنے فضل سے دور فرمائے۔ اور انکو معیار کے مطابق قربانی کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کو یہ شعور بخشے کہ مالی قربانی کی توفیق ملنا بھی خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دوسرے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے والے کے اموال میں برکت دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مالی قربانی کے اعلیٰ معیار کو قائم کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دعا

مکرم سید شریف احمد صاحب آف امریکہ مندرجہ ذیل امور کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ——— (۱)۔ اُن کے داماد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب امریکہ میں M.D. کا امتحان دے رہے ہیں۔ امتحان جولائی کے آخری ہفتہ میں ہو چکا ہوگا۔ اور نتیجہ ستمبر میں نکلے گا۔ اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کیلئے۔ (۲)۔ اُن کا بڑا بیٹا عزیز سید نعیم احمد کمپیوٹر سائنس کا اگست میں داخلہ امتحان دے گا۔ ان کی بھی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی اور با برکت ملازمت کے لئے ——— (۳)۔ سید شریف احمد صاحب کی اہلیہ والدہ سیدہ سلمیٰ سلطانہ دو سال سے اتھرائیٹس سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب تکلیف بڑھ گئی ہے کامل و عاجل صحت کے لئے ——— (۴)۔ مکرم سید صاحب خود اپنی اعلیٰ انجینئرنگ ملازمت کے لئے کوشاں ہیں اس میں کامیابی اور اپنے دونوں بیٹوں کی دینی دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

● ——— مکرمہ رفعت نذیر صاحبہ سرینگر، اپنی والدہ محترمہ جنہیں گزشتہ دنوں ایک حادثہ پیش آیا ہے کی کامل صحت و شفایابی، والد مکرم نذیر احمد صاحب کی صحت و سلامتی، چھوٹے بھائیوں اور خود کی مختلف امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ——— ● محترمہ عنبر بانو صاحبہ سرینگر، اپنی والدہ، بہن بھائیوں نیز خود کی دینی و دنیوی ترقیات اور عزیزان طاہر مظفر و عارف شفیع کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہیں۔ (ادارہ)

● ——— حیدرآباد سے مکرم بشیر الدین محمود احمد صاحب کرنولی اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے۔ مکرم محمد عبد القیوم صاحب اپنی ملازمت میں پیش آمدہ بعض پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ مکرم سید شوکت علی صاحب اپنے کاروبار میں برکت و ترقی اور خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پانے کے لئے۔ مکرم محمد عبد الحی صاحب گزشتہ سال سے بعارضہ فالج علیل ہیں صحت کاملہ عاجلہ کے لئے۔ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب اپنی دینی و دنیاوی ترقیات اور خیر و برکت کے لئے اور عزیز مکرم اسلم غوری صاحب اپنے والدین کی صحت و سلامتی اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان)

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن۔ ۲/۵ نیو پارک اسٹریٹ کلکتہ ۱۷ ۷۰۰۰۰۱۔ فون نمبر ۴۴۳۱۷۴

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیولرز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر ۲۹۴

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس — انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی سے۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001.

H.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12. - CANNANORE - 4498.

حیدرآباد میں — فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!!

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل کامل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

فون نمبر:- 42916 —— ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپیشلسٹ:- گرسٹ بون۔ بون میل۔ بون سینیوز۔ ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر 2/4/2 عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷۔ (آندھرا پردیش)

اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 279203

CARDBOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA – 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(حدیث شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ – ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 } CALCUTTA – 700073

میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔

(ازالہ اوہام تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۸
نامپلی
حیدر آباد ۵۰۰۰۰۱

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF :-

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER AND ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES

PLEASE CONTACT :-

KASHMIR JEWELLERS,

OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN – 143516.

"AUTOCENTRE" – تار کا پتہ :-

23 – 5222 }
23 – 1652 } ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ – مینگو لین کلکتہ – ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر [illegible]

ہر قسم کے ڈیزل اور پٹرول گاڑیوں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS,

16 – MANGOE LANE, CALCUTTA – 700001.

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ – کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 – TOPSIA ROAD, CALCUTTA – 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS,
D/2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI – 571201.
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
BOMBAY – 8.

ریگزین، فوم، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس
سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور
بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, 2ND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY.
MADRAS – 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، ہنٹر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

آزادی —— ایک نعمت —— ایک موقع

37 سال قبل ہم نے غلامی کی زنجیریں توڑ دی تھیں اور ہم آزاد ممالک کی صف میں شامل ہو گئے تھے۔ تب سے ہم نے زندگی کے تمام میدانوں میں بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کی۔

- آج ہمارے کسان قوم کی ضرورت کے لئے کافی اناج پیدا کر رہے ہیں۔
- صنعتی پیداوار میں ہم نے دنیا کے تمام ملکوں میں ایک قابلِ فخر مقام حاصل کر لیا ہے۔

نیا بیس نکاتی پروگرام ہماری مسلسل عملی سرگرمیوں کا آئینہ دار ہے تاکہ سب کو سماجی اور اقتصادی انصاف مل سکے۔

صرف اسی نشانے پر کاربند رہ کر ہم اندرونی اور بیرونی خطرات کے خلاف اپنی آزادی اور ملکی سالمیت کا تحفظ اور دفاع کر سکتے ہیں۔

آئیے، آزادی کے 38 ویں سال میں داخل ہوتے ہوئے ہم کڑی محنت اور مل جل کر کام کرنے کا عہد کریں۔ تبھی ہم اپنی منزل تک پہنچ سکتے ہیں